

حاشیہ کتاب اسرار غفلت اور وجہ تواتر و دوبارہ چھاپنے کی اگر تحریر

اولاً اس کتاب اسرار غفلت کو درسطے انتباہ اور بیدار کرنے خدگان عالم غفلت کے لئے عیسوی زمین پر لکھا گیا جو کہ ایسے مضمون کو تمام ہی آدم ہنگام کو روزانہ سے جو یا اور روز و مستحق الیہ میں ہندو صدیق و سبطوں اس کتاب کے فوراً مطلع سے نکلے ہوئے ایک روز میں سنت بدست مع ہوئے اس سبب جو اکثر ہنگام خدا کے اسکے مضامین کا ہی ہوئی ہو کر ان ایسا نوع و شے جو جسکو ایسے مضامین کی جو یائی اور ان میں سے سبیل ہو کہ وہ دل نہیں جسکو علم و لسان نہیں وہ آدمی نہیں عشق و تعلق ہندو ہندو تمام ہنگام کا جو جو اور تھانہ تخریر اور تقریر میں کتاب کے حدود غایت زیادہ گندہ خصوصاً صاحبان باب یعنی کی تشریح طلباء و تمام سبیل کے زیادہ تر ہوئی نفس سے ان طبع کو طبع کرنا اگر یہ ہوئی کہ یہ کیا بارش و جانہ و کریمہ اسی کی ہی ہمت و روانہ و کریمہ پس اس کی غفلت کا مضامین ہے کہ سبیل عالم غفلت کا ہوا شہادت میں ان کے و کما اذکذا خیالی کرنا اس کی غفلت کی جسکا نام موت کہنا جو کہ اس میں حسانی پر گندہ و سب اسی زندگی دنیا پر نظر کرنا کہ اسی اندر حال کر سبب کاں غفلت پرین کی صورت و شہادہت کرنا یہ کہ ہر روز و شکر جو میں ہیں ان میں حیوانی کہ تہ بدن کی ہی اسکا نام اصطلاح اطباء میں ہے کہ پس اصطلاح اور تہ بدن کی غذا کا ہضم کرنا اور سبب ان کو تمام اعضا بدن کو پہنچانا اور فیضان شے کرنا اور مرض کو دفع کرنا اور جلا و تھلا اس شے صری کی اس میں حیوانی جو تعلق ہو اور یہ شے حیوانی ہے ذی روح متحرک یا لا روح کیو سبب اس میں ہر روح ہر روح کے روح الارواح تدبیر میں مانتہ کی شے ہے کہ ان میں پس اس روح حیوانی کی بقا اسی خیالی کتابت و شہری روح انسانی ہے کہ عقل و فہم و فراست اور ان شعور اور ذہن و نظر اور بصیرت اور روح او جبر و جبرائیل اس میں روح انسانی کے تعلق کی شے ہوئی اور سکون و تہا کہ ان کی اور ان کی کو کچھ تدبیر و تعلق نہیں اور ان کی شے زندگی اور بقا کا شے صری میں ذی نہیں تا جیسا کہ کسی بھی کی عقل و فہم و فراست اور ان شعور و ذہن و نظر و بصیرت کی شے ہوئی کہ زندہ رہا

چند که سبب حیوانات اور بیاثر کرکے بالا اور ذرا زنده ہونے کی طبعی حالت خواتین میں بخوبی نمودار ہو سکتا ہے
کہ ایک شخص کو اگر تمام خوش فہم کاغذوں میں لکھا ہو تو اس کا اور روح حیوانی طبعیت قدرہ بدن بخوبی تمام فہم عام
اور تہذیب بدن کر چکی اور جس شخص کو عقل فہم فراموش اور لادراک عقل محض ہمراہ روح انسانی کو طرح طرح
خواب میں روح دراز اور سیرین ہفت قلیم کی کر رہی ہو اور اس روح حیوانی دربر بدن جدا پس بھی روح انسانی
ازلی اور اب بھی سکون فانی اور حجاب اس شخص کو عقل فہم درادراک پس بھی روح انسانی سے متعلق ہو رہا ہے
اور بعد جدا ہو جائے جس کا نام تہذیب سکون فانی اور حجاب اس شخص کو عقل فہم درادراک پس بھی روح انسانی سے متعلق ہو رہا ہے
ہر وقت موجود ہے جسے خواتین میں روح حیوانی سے جدا اور حجاب اس شخص کے ہمراہ اپنی ہر طرح کی خواتین میں
اور بعد باری کر وہ حجاب میں یاد میں پس ان نور و حجاب کو سوا ایک لطیفہ روح خانی کا نام ہے
ذات انسان کہ جب اس کی فطرت فیہ و میں روحانی مخصوص اسطے حضرت ابو شہر کا نشانہ
اسی روح سے ہو اور ہی روح سجود ملائکہ کے کہ اگر نبودی ذات حق اندر وجود ملائکہ کی ملک و
سجود اس کی شرح درانی کہ کتاب معرفۃ الروح میں ہے جسے مولف نے مرقوم ہے ایسی روح سے جو ہر فرد بشر
فصیلت غایت ہے اور اس کی یہ خبر ہے کہ تفسیر سورۃ الفتح فیہ و میں روح خانی خرو جزو اس سورۃ
سجود کو ہے پس اس روح خانی سے ہر فرد بشر کو نصیب ہے انہیں بلکہ بعد از چو کہ اللہ تعالیٰ کا فیہ و میں
میں امر علی صبر و عبادۃ الی آخرہ خبر ۴۴ کو ہے پس روح انسانی کو
فانیہ میں عقل شعور اور حجاب اس شخص کے ہمراہ اپنی اس کے فطری و عبادی و خدا و حیوانی و نباتی
و فنی و اور پشت و عہد اور عہد میں اس کا حال بعد جدا ہو جائے جس کی کہ اس کی کہ اس کی اور جو کہ اس کی انان
کہ اس میں عبارت علی میں کہ اس کی کہ فہم درادراک و کا ہر فرد بشر کو تعداد کو و شواہد اور اس کا اسطے
میں اس میں سے بیان کیا ہے کہ کئی تکلف ہر فرد بشر کو نصیب ہو سکتا ہے بلکہ انہوں نے فرمایا
کہ لطف اس کا ملاحظہ کتاب تہذیب کرتا ہے اس شخص کے کہ اس کے قبول دلکا فائز نظر کیف کا کمال

1
 2
 3
 4
 5
 6
 7
 8
 9
 10
 11
 12
 13
 14
 15
 16
 17
 18
 19
 20
 21
 22
 23
 24
 25
 26
 27
 28
 29
 30
 31
 32
 33
 34
 35
 36
 37
 38
 39
 40
 41
 42
 43
 44
 45
 46
 47
 48
 49
 50
 51
 52
 53
 54
 55
 56
 57
 58
 59
 60
 61
 62
 63
 64
 65
 66
 67
 68
 69
 70
 71
 72
 73
 74
 75
 76
 77
 78
 79
 80
 81
 82
 83
 84
 85
 86
 87
 88
 89
 90
 91
 92
 93
 94
 95
 96
 97
 98
 99
 100
 101
 102
 103
 104
 105
 106
 107
 108
 109
 110
 111
 112
 113
 114
 115
 116
 117
 118
 119
 120
 121
 122
 123
 124
 125
 126
 127
 128
 129
 130
 131
 132
 133
 134
 135
 136
 137
 138
 139
 140
 141
 142
 143
 144
 145
 146
 147
 148
 149
 150
 151
 152
 153
 154
 155
 156
 157
 158
 159
 160
 161
 162
 163
 164
 165
 166
 167
 168
 169
 170
 171
 172
 173
 174
 175
 176
 177
 178
 179
 180
 181
 182
 183
 184
 185
 186
 187
 188
 189
 190
 191
 192
 193
 194
 195
 196
 197
 198
 199
 200
 201
 202
 203
 204
 205
 206
 207
 208
 209
 210
 211
 212
 213
 214
 215
 216
 217
 218
 219
 220
 221
 222
 223
 224
 225
 226
 227
 228
 229
 230
 231
 232
 233
 234
 235
 236
 237
 238
 239
 240
 241
 242
 243
 244
 245
 246
 247
 248
 249
 250
 251
 252
 253
 254
 255
 256
 257
 258
 259
 260
 261
 262
 263
 264
 265
 266
 267
 268
 269
 270
 271
 272
 273
 274
 275
 276
 277
 278
 279
 280
 281
 282
 283
 284
 285
 286
 287
 288
 289
 290
 291
 292
 293
 294
 295
 296
 297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525

5/9/91

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آدم بر جان سخن خود ظاهر و تمام عالم و عالمیان را برین اتفاق است که اینهمه عالم شهادت که عبارت از عالم اسبوت است با همه شهادت چشتم ظاهر همه عالم خواب است و اینهمه رویت معاینه رای همین رو یا خواب است همین که چشم نشا و هیچ نبی و نبیالیه این عالم غیب است ^{آینه} عالم پیدا است همین که چشم غرض ازین عالم خواب هیچ نبی و پس بر خدایاب یعنی را برین اتفاق و

مجلس الشورى

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان الله ورحمته وكرامته كيمي وقادر كه بناي اسكن خانه عالم سوسه را بر غفلت نهاده و شايسته
بقای اين عالم نيز غفلت است پس آنچه در روز محفلت اين عالم واسطه غفلت و گناه است و غفلت
الهي و زير غفلت بر خاطر طير انگار مي وار و بشد آرزو بر خاطر خوشيار اين بيدار دل عالي ميگردد
بلکه براي اعيان بخشيم ظاهر جانينده آرد و اندكي گوش دل و چشم بصيرت در کار زير غفلت گناه

این رساله اسرار غفلت اسم با سبی اولی تر نمود پیدا است در هر کاری که اندک هم غفلت ادا می یابد
 بر همه مخور و بخلان کارهای این عالم غفلت که از هوشیاری بر همه مخورند تا اینکه هوشیاری را بدو دل هم
 بر رعایت حفظ و بقا این عالم غفلت با همه هوشیاریها ناگزیر غفلت بسر برده اند که گفته اند سر و کار
 که نظامش غفلت است به هوشیاریستین نه با دیگران است و هر که در ابتلا حال اندکی هم غفلت
 بکار برده هرگاه چیزی خستیدنیها ذات خود را از محبت و معاشرت غافلان عالم بگوید و بیابان جریز
 تا مثل افلاطون و لقمان حکیم و دیگر حکمای الهی یا مثل حضرت اویس قرنی و به ساول و
 تنها گاه خود را ازین موج بساومت بر دو اگر درین کوچی باسی غفلت افتاد تا مثل ببر و در
 حال چشمت بریز خود را و هم غافلان این عالم غفلت را مبتلا کرد و چنانچه از حکایات اینها خود
 اکنون سخن درین باقی اند که اول صورتها غفلت این عالم غفلت بیدیده ظاهر مانده اند و شوی
 هزار گونه حکمتها و صلحتها و خوبیها که درین پرده غفلت مستتر اند ظاهر خطه کردنی است که بر دلها
 میکند غفلت چنان اگر نمی بود از عزمی بسر نمی شد پس اول صورتها که غفلت
 ملاحظه کرده شود که سخن امروز فرود اید نمی ماند اکثر اراده با میکند که فردا این کار ضرور انجام
 باز چون فردا آن فراموش میکنم و هر چند فکر و خور میکنم که دیروز که کردم کار را برام فراموش است و چون
 هرگز باراده خود و قصد خود بیاورنی آید و بروقت دیگر باراده بیاورنی آید یا اینکه شکر که خود گفته
 و خوب یاد دارم یا یا کسی از احباب که بواسطی شناسم و یاد دارم بکسی وفات هر چند فکر و خور میکنم
 آن شخص را در دست بکار باراده خود بیاورنی آید که بزرگان آرام و بروقت و خود بخود باراده بیاور
 می آید چنانکه او را و وفایست که هر روز بلا ناغم و روزی باده اند و چون وفات چنان و بهول انم
 میشود که بدون دیدن کتاب هرگز یاد نمی آید یا اینکه بعضی خطا کامل شخص را در عین معرفت فاحش چنان
 و بهول واقع شده است که اگر گفته از مقدری نرسد ساز فاسد شود پس از چنان و بهول می آید

کمال تقاضا نمائند است دوم پشاده می آید که همه حرکات و سکون تمام اعضا با اختیار
و اراده دل است که فرمانهای اعلیٰ بدن همین حضرت دل را نوشته اند و هر فعل
با اختیار خود نموده اند و بقصد و اختیار خود کاری نتوانند کرد بلکه با اختیار دیگری بوده اند که
مقتضای اعلیٰ ایشان است مضمون غنی و الٰهی نفس بیکی است که نایب از حق تعالی است که بنظر
قل که اَلَا نَفْسُ نَفْسِیْ هَاکُلَا نَفْسُ الْاِلهِ مَا شَاءَ لِلّٰهِ زیرا که اگر دل با اختیار خود بود
تا هر وقت و هر حال امر فراموش شده را باراده و قصد خود را بشود است که چنانکه از دیگر اعضا
باراده و اختیار خوبی تکلف کار با سبکی و اِذَا لَکُمْ فَلَکُمْ علیها و تمام سهو و فراموشی
کار کرده خود را یاد نتواند کرد و همچنان قصد خود را بخشد و در فراموشی نتواند کرد و نیز نتواند که خیالی
و تصور بکند و یاد شده است یا بشود و آنرا باراده خود در دل آمدن ندارد و بخواسته که گاه
در حالت و وقت خود چنین مضمون بر دل وارد شود که نظر بر مضمون است نه بر شاعری و فانی پائی
این خانه دل جای تو باشد یقین که کن خانه خود و صاف دور خانه کنین که کنی خانه تو را که
کنند خود را صاف دور و دور خانه بچاره دین که آرایش خانه است در دست می کش
اَلَا نَفْسُ نَفْسِیْ است مصداق برین که از حدیث است که تمام مناجات و حال
بی اختیاری دل بی اختیار از دل برآمد که بی اختیاری دل ازین پیدا است که از زبان
گفتن فقط کافیست که ذکر خدا به طوطی گویا هزاران درجه تنگتر از ما که کا و تکلف نیست
لیکن من تکلف بوده ام که اگر جو او من هم شدم پس کی تکلف شد مرا و شمول من هم شد
و اجبانه دین که حکیم قل اَلَا نَفْسُ نَفْسِیْ بود بر انبیاء چونکه حال انبیاء با شیب و خجسته نفس و
در صورت کجا من ل کجا ذکرش کجا به بان که انگشت دل در اختیارش بوده است و خود به خود
خود ساز و ادب و خجسته که یک نفس من کسر در اختیار بوده است که با تو میگویم شنیدی ای مسیح و غیر

نیست بر دل اختیارم هیچ و نفسی فی یک لک
 که چه بر اعضا بودنی اجمل دل را اختیار و یک دل اختیار می نیست اما اسطوره و قیام
 در وجود و در کون و در وجود دل کند تحریک اعضا یک و دل کجا پس چنانچه
 بقدر اختیار دل را اعضا کار میگیر و تو دل را زنده نگاه آنگاه تمام و یک شریح طلب است اندکی
 ازین وادی در کتاب باسمه الا یمن تمنا هم معرفه الروح و معرفه النفس بقدر جهه خود و از این
 سینه نام بر آورده اند فلیستظر کلمه اینجا که سخن ارغفت سیر و دلیل نبی صورتها غفلت و بی اختیار
 دل کند که در شتابان شتابان نفس بشیر بوده است حاجت زیاده شرح و بیان از که
 عیالست از نیمه بالاتر باید و دیگر خلقت ارواح بالانوار الیه است که لا روح حیوانی
 حیوانی که از روح بشیر را چه چگونگی از حال خود یاد و خیال نبوده است که قبل از آمدن به
 انسانی در کدام عالم بودند چه حال داشتند و چگونه میگذرانیدند و چه چیز شنیده اند قبل از گشتن
 بشیری و عالم دیگر بوده اسم بر همین قدر سمعی و غما می شنید که می نامتیمان کوی و دلداریم و آن
 اینکه محض حال سمعی است اگر حال بودی زبان قال نمید شد می ع کان ما که خبر شد
 خبرش باز نمانده و درین عالم غفلت از حکایات و معاملات و طرق شوابع آن کوی و دلداری
 کمتر یاد دارند که چگونه در آن کوی و دلداری سمعی بودند و چه رنگ و چه صورت و چه نقشه آن کوی
 و دلداری بود که کسی را درین بزم سنا غرو دهند که داری به پیشین در دهند اگر هر دو
 کاین زمین طی کفی به نخست اسب باز آمدن پی کفی به همچو با خبر اگر بعد خبر داری و هر دو سوار
 هم در چنین قالب انسانی زنده و نشسته اگر گوی و بیایان خود را بدزد و با جری تنها خود را بسا
 برد و اگر درین رباب غفلت ماند با خود او همه کارهای عالم غفلت و آفتاب شریعت را بر نه
 و بدو انگلی حکمت خیال که بالاند که درین مرتبه به پیشیاری بس بلند افتاده است و به پیش

فرست اسی دوستان به که سعدی خبر داد در بوستان به که دایا سالی و شاهی نفور
 به با سیدش اندر که الی صبور به است از ازل همچنان نشان به پیش به بغیر با و الویل
 و خروش به پس به که درین عالم غفلت از این عالم است حرفی بیاد و او اندر حالش نیست
 که اگر زنده هم ماند درین عالم نماند به چه دنیا چه عقیقی چه حور و قصور به سوسای سعین
 محلی شقی نفور به این یاد داشت از لی که درین عالم غفلت با اختیار خود نبوده است
 رخ خبر بنامید سالی نیست به اینکه مقام بلند است درین عالم غفلت هیچ فرو نشیر
 از زمانه ایام ولادت و رضاعت و شکم مادر هیچ خبر و یاد نیست که چه حال و وقت باخیز
 است چه در پس این همه اگر از غفلت نیست چیست **فَاَنْتَهُمْ اَيُّهَا الْغَافِلُونَ** و غفلت
 که از غفلت خود خبر نداریم و با این همه غفلتهای صریح خود را بهوشیار میداریم از نیم عالم غفلت کمال
 ملا حظه کردنی است که از ابتدای عالم با قدم نایندم انچه انبیای ربها با وی بر حق و کتب
 صحایف آسمانی نازل شده اند همه برای انباه و هایت غافلان عالم نبوده اند و غفلت است
 غفلت و گمراهی چنان میسر و مجبول اند که **قُلْ كَلِمًا لَا تُبْذَرُ** و در دست یعنی از غفلت
 غفلت انبیاء را هم قبل نا حق کردند و غفلت عوام کالانعام را اعتبار نیست که **حَقَّمَ اللَّهُ عَلَى**
قُلُوبِهِمْ را صدق از غفلت خواص ملا حظه کردنی است که بی از انبیاء علیهم السلام در اوقات
 خاصه خود از خدا وعده گرفته بود که چند روز قبل مرگ را از قرب نماند موت آگاه شین تا از اوست
 حقوق عباد و صایا ضروری لواحق خود را فایده کرده شدند و اما در مرگ با شکر و **وَقَدْ أَصْحَابُ**
وَقَدْ أَصْحَابُ الْقُبُورِ آمده است هر گاه بهنگام اجل موقت قایض الارواح بر سر قشور سیدان
 عند ربیان آمد که با وعده چنان بود و قتی که ملک الموت بهنچو نذر وعده به پیشگاه رب با نغمه و
 بجزایب ارشاد شد که از بنده ما بگو که وعده با تو چنین بود که بگو پیش از مرگ تو از قبر زنده

موت آگاه و خبردار گردانیم که غفلت تو هر روز بهر دم و هر وقت بلکه هر ساعت ترا با باری
 بیاکیدات و آتیه قویه آگاه میگردانم و تو را غایت غفلت و بخییری با هنوز آگاه نشدی عرض
 کرد که کی و کجا و چگونه مرا آگاه کردی نذر رسید که اول جوان و توانا و قوی بودی اما اکنون پیر
 موی بدین که سیاه بود سفید شد و سگ دندان تمام تر فرو ریخت روز بروز ضعف را قوت
 و قوت را ضعف پذیرد و در شپت راست خم شد طافت رفتار و گستاخا ناز آن دل و حوصله و
 اراده و طبیعت نماند و در سمع و بصر ضعف قوی تر شد پوست از گوشت جدا شده و سکن در تن
 آشفته باقی نماند اینها همه بکار اخبار برگ علامت مرگ بودند هنوز به میان غافل فاشمع آتیه
 که همین حالک با بهر فرو و بشیر علی العموم در هر حال ظاهر و نمایانست محتاج بیان نبوده است
 با اینهمه انقباضات نمایان مرتبه کمال غفلت را ملاحظه کردی است که چه طول عمل و طول امل است
 که حساب حال خود و دولت خود بی اختیار از دل بر آید که در طفلی بنزل و بازی و شرک و بگذشت
 عهد شباب و در پیش و طرب گذشت به موی سیاه سفید شد و غافل هنوز به بیدار شو که صبح و بیدار
 شب گذشت بکسی در خانه یا سر فرو می آید اگر سهلگذاشته اند و در او شب بیدار گذشت و نشود
 که در چنانچه نیم دروان و آگاه زانست تمام شب خوابش نمی آید و اما امکان همانوقت آنجا که در خواب
 میگذارد و بخلاف این سر غافل که خانه بر آید است و غافل خود و خرابی و ویرانی این خانه و سر
 چه قدر بجهنم میرانند و می بینند باری بدولت همین غفلت این غفلت آبا و ابا و هر چه
 خود ظاهر و صریح است که اگر اینهمه بپای غفلت حجاب نبودی چگونه این خانه بر آید چنین
 ساری غافل آبا و می توانست ماند به کس را در هر حال چهار فضا در پیش بلکه تو ام است
 و غفلت که باز چنان غافل یکی غافل این عالم غافل یقینی و وهم هنوز این غافل هم
 بهیت گذارنی باقیست که فنا و مرگ خود بر آن تقدیر دارد و سیدم خودم با فعل زنده و این

عالم فانی هم هنوز فنا پذیرفته مگر از کسر و انکسار و انقلاب زمانه رو بر وجه چشم و زندگی خود تمام
 جاه و چشم و دولت عارضی و نبوی زوال می پذیرد و در زندگی خود مال و دولت خود بپوشید
 می بینند و باز انتباه نمی پذیرند که عبرت گاه انقلاب بکنند یکی از نمونه آنست چنانچه هر
 مالی و طول املی و در قطع نظر از دشمنان بیرونی و آفات بالائی همه و شر و خیر و آفت و بلا
 متروک و دشمن جان و خواهان مرگ او نیز در هر کس قریب تر بعد از او قریب تر و دورتر و عاجز
 بچشم وراثت است با وجود خوف و دشمنان خارجی که جان و مال هر دم و هر صحن خطر است
 متر غفلت انقدر غالب است که خدا تعالی میفرماید ای محمد **لَا تَسْأَلُكَ الْمَالُ وَلَا الْعِلْمُ**
بِئْسَ الْبَيْتَانِ نشان غفلت است که با این همه انتباهات بر بی و خصوص قرآنی تنبیه نمی پذیرد و آری
 این نشان بخیل و دلی است که گیتی نماند نفقه بر اهل و عیال و هم دارد و خود را غرور و غرور و غرور
 و نفقات و صدقات و زکوة و صدقات کشید و هزاران استیج کرده تمام اهل و عیال و ارباب غفلت
 هم دشمن جان و خطر مرگ خود داشته بعد از مرگ و که مفهوم غفلت از بیگانه و غفلت از کس
 حشال و غفلت از غفلت است و **وَلَا تَسْأَلُكَ الْمَالُ وَلَا الْعِلْمُ** و **بِئْسَ الْبَيْتَانِ**
 از ارباب دولت و مال و کس نیست یعنی صاحب و گوهرم با تیار و گوهرم تیار و در است او و در
 غفلت نیست بلکه و کمال بهوشیاریست پس و چنین عالم غفلت باین بهوشیاری نیست و تیار
 آسمانی نیست پس این یک صورت بهوشیاری و درین عالم غفلت مخصوص برای آنخیا و حاکمان
 عادل است نظیر همچو بهوشیاری این عالم غفلت جمیع آنخیا و الاهیت عموماً و ذات و الهیت
 ذی الجود و کرم خدای تعالی و الا تعالی به سیر غلام با یا خاندان صاحب هر او بر کسین اعظم است
 با تاهیه و خطاب به خصوصاً بوده است که محتاج بیان نیست با تاهیه و خطاب به خصوصاً بوده است
 که شک خود به بوی خوش ز ملک خدای تعالی بفرق عالمین ظل او و ظل او و ظل او و ظل او

هست مظهرها به صورت ثانی همان است که بالان ذکر شد درین مقام هرگز انتخاب
 شد و هوشیار گردید ازین عالم غفلت کناره گزید مثل لقمان حکیم که با همه درازی عمر که
 هزار ساله میگویند درین سرای فانی چنان مسافران به سر برد که گفته اند دشت لقمان
 یکی کریمه تنگ به چون گلوگاه نامی و سینه تنگ به ابو الفضولی سوال کرد بوی به
 کاین چه جایست یکدیگر دست و سینه پی به بادل و روزناک گریان سپرد گفت هلاک
 این دشت گداز به از اینجا توان دانست که اگر بنای این عالم باین غفلت شدید بود
 و هر کس مثل لقمان هوشیار زبستی باری این کارخانه عالم غفلت که محض بدولت
 غفلت آباد و جاریست کی چگونه قایم ماندی و عجایب صنایع و بدایع قدرتهای
 الهی چگونه ظاهر شدی هر کس از غایت هوشیاری مثل لقمان و افلاطون و شیبک
 و سفاکی و یاناری منتظر مرگ بسر می برد این همه نوعی جهان که لایق همین است
 اوست محض بیکار بنیاد و همه کارخانه این عالم برهم میخورد پس از همین جا توان دانست
 که اگر غفلت درین عالم نبود به بقای این جهان یکدم نبود و این همه صورتها غفلت و غما
 غفلت خود بدیدی و نمایانست که حاجت به بیان ندارد پس بنیمه عالم غفلت را عالم خواب
 توان دانست که در حالت غفلت و غفلت لا بدیست و در صورت هیچ تراست که آنچه در عالم
 ظاهر ظاهر می بینند بعینه چنانست که خواب می بینند و خود ظاهر که در عالم خواب چنانچه
 بنظر می آید همین که چشم را هیچ نبوده همچنان این خواب بای عالم غفلت که می بیند
 که چشم بند شد هیچ نیست چنانکه بیداری این عالم غفلت از چشم کشا و است همچنان چنان
 عالم هوشیاری از چشم بند شدن است که بجای خود گفته شد خواب و غفلت و باز
 بسر بر همه مظهر چه چشم بند شود آن زمان شوم بیدار به بخت لقمان حسرت و گریه خواهد کرد

در آن زمان که حضرت نمیکشاید کاره الاجرم نوعیکه تعبیرات خوابهای این عالم غفلت چنانکه
 چشم کشادگی میجویند همچنان تعبیرات این عالم خواب بعد چشم نباشد و در عالم می یابند که
 خواب و غراب نام است و نوعیکه خوابهای این عالم اکثر ایشان میباشد که هیچ تعبیر ندارند
 بلکه بعد بیداری بخوابی یاد نمیباشند همچنان عمریکه درین عالم رایگان و بیگار گذشتند و بفرمان
 الهی هیچ گناه شرعی بر نداشته اند و کار حسنات و ثواب مکره اند تعبیر هیچ خوابهای ایشان
 در عالم بخیر حسرت و افسوس هیچ نیست که ثواب و غراب بر این مترتب نبوده است و در
 دنیا غفلت بسبب است رو و صلاح و تقوی و خوش معا بلکی با مثل خواب بعد بیداری
 بسببی بر تعبیر هیچ خوابهایش در عالم مانند خوابها راست است این عالم است که آنچه در خواب
 از راحت و حسنات و دید جهان تعبیر آن راست بر است و در عالم بعد بیداری یافت که خواب
 راست محتاج تاویل و تعبیر نیست که مفهوم معنی آن که میزدن و تفتان خبر رسید بر لفظ **وَسُوْلُهُ اِلَى رُوْبَا الْحَيَاتِ**
 و سوله الی روبا الحیات الی آخره و آخر کار هرگاه که چشم ظاهر او نباشد و در عالم بیداری
 زنده بیدار شد تعبیر این خوابهای راست در عالم نیز راست بر است یافت چنانکه خوابها
 راست کرداران راست اعتبار آن راست معامله در دنیا راست بر است باقی واقع و آنچه
 و محتاج تعبیر نیست همچنان در عالم نیز تعبیرات خوابهای این عالم از اجزای ثوابات آخرت
 راست بر است بدینا خبر که هرگز نذا جز و ثواب نیست حاصل میکنند و در خواب هیچ
 اینک حال خوابها و تعبیرات راست با زبان در هر دو جهان چنانست و کس با پس شگاف
 در دنیا کم کسی خواب بیند که زرو مال و خزانة بسیار فراهم کرده است بعد بیداری که کم نیست
 که زرو مال و دوست خود و نیکو بخیر حسرت هیچ نخواهد دید پس همین حال تمام و چشم و مال و
 این عالم خواب است که بعد بیدار شدن در عالم بیدار بخیر حسرت و غنا این هیچ نیست خوابها

و اگر درین دنیا چنان خواب بیند که مال بسیار بخرید و مساکین خیرات و اتفاق میکند البته بدیدار
 همچنان تعبیر نیک از حصول مال نعمت در دنیا قیمن و خیرالش است استیلا پس چنان است که
 درین عالم خواب آنچه از خیرات و سنات و اتفاق میکند تعبیرش در عالم بیدار و به چند زیاده تر در
 مسلم و موعود و قیمن منصوص است قل الله عشر مثلاً آمده است نظیر اینهم ذات
 مستغنی الصفات نوابه در الصدر آویزه گوش و دوران و سر سرچشمه زیوریکان است
 تمهید نعت احمدی در همین مضامین عالم غفلت نشان نزول کلام
 پس بر بایت انتظام چنین عالم غفلت چنان قانونی در کار است که جانب حفظ و تعاهد و اجرا
 اینهمه کار و بار عالم غفلت و اینهمه طول آنکه ظاهر است هم بدست و بحال جاری باشد
 و چگونگی و درین کمی و نقصان فتور راه نیاید و جانب خیرت هم که عالم بیدار است از دست
 که جز در سر تعبیرت اینهمه خواسته های این عالم غفلت همان عالم بیدار است پس آن قانون را
 که کلام عالم آفرین است قرآن م است و در لوح محفوظ محفوظ است بل کلام حق است
 و این کلام نشان اوست و احکام قانون را تعبیرت نام است که شرح کلام حق است و این عبارت
 از است و بر اجرای این احکام شخصه بچنان صفات در کار است که رعایت هر دو جانب را
 داشته باشد تا کارهای این عالم خواب تعبیرت نیکو در عالم بیداری در یابد ازینجا است که
 احکام داد و ستد و خرید و فروش و نکاح و طلاق و حدود و قصاص و حقوق عباد و حقوق
 و قطع فصول مقدمات و جمیع کارهای این عالم رعایت هر دو عالم تهریب تمام در آن قوانین
 مندرج اند و گمانیکه حساب حکام چنین قانون بکار و بار این عالم تجارت و خرید و فروش و داد
 و غیره بخوش سعادت با مصرف اند و دست بکار و دل بکار ساز دارند صفات حال نشان
 لا تأخرونهم بجماعة ولا یجوز لکم ان تکرر الله الخ پس کارهای چنین قانون چیست اگر کسی

از قبیل مجبور و شمایان بودی که در صفت لقمان حکیم فرمود که گشت تابان عایت یک عالم
 بیداری ملحوظ میداشت در صورت اینهمه کارخانه عالم غفلت که گشت کنش از غفلت نشان
 اینست بر همه بخیر و بد این خود معلوم است که خلقت این عالم برای معرفت الهی است که
 احَدِیْتُ اَنْ اُخْرِجَ الْخَلْقَ عِبَارَت از نیست اینجا که لفظ خلیفیت آمده است و لفظ
 شمس و قمر و کواکب و قیامت که مناسب تر با مقام بود آمده است این نکته بسند و شرح این
 و از کار این مختصر تهریح آن بر نمی تابد و از اصل سخن دور میشود که اینجا اصل سخن از بیان حکمت
 عالم غفلت مراد است لا جرم با اصل سخن می آیم که در خلق عالم برای معرفت است
 گشت کنش دلیل این صفت است پس اگر جاری کننده این قانون جامع کس از اشیا
 همچو موجودین فانی اندر میبود از واجبی همچو احکام چنین قانون که عایت هر دو عالم در شب و روز
 چگونه صورت می بست که اینهمه عالم غفلت در نظر او باطل نیاید چه دنیا چه آخرت چه حور
 سوی اندر عن کل شیء مغفوره چنانکه بالا گذشت پس از مجبور و شمایان که نقطه کلی خود از روح
 بیداری بزد و از برون غرق خبر ندارند نظام چنین عالم غفلت و اجلی احکام همچو قانون
 جامع چگونه صورت می بست از اینجا است که در احکام شریع این قانون عظیم هیچ جا به
 ترک این عالم غفلت حکم نیامده است بلکه سوا و الطریق همین است که در پرده همین علم
 ظاهر بهوشیاری باطن بسبب بیداری و صورت هوشیار باطن و غفلت ظاهر و درین عالم غفلت
 بدین شرط منصوص و مامور به بوده است که منیر اند و از کثر بآقای نفسی بقتضای
 وَ خِيفَةُ دُونَ الْجَهَنَّمَ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغَدِّ وَ الْوَعْدِ وَ الْوَعْدِ بِالْغَدِّ وَ الْوَعْدِ بِالْغَدِّ مراد از اینست
 و است بکار و دل بهر یار باشد که از یاد و شمع هم محفوظ است چنانکه بالا گذشت و درین شکل
 همین است که بر عایت اینهمه کار عالم غفلت چنان بیدار و هوشیار باشد که در عالم اسرار

هم بر اینجه پیشیاران که فقط کلیم خود را بر دمی بنده غالب نشینند وین سعی میکنند که بگریزین
 راه را جرم جاری کنند چنین قانون و فرمانهای حکم کن فیکین آنست که فی تقدیر صریح
 عند ملکوت مقدر استقام اوست و به پیش راهی غایتی بمن بعد علی الله استقام
 نام اوست بلکه آن علیه و علم چون این عالم خراب است و در خواب نوع بشر بی اختیار میروند
 میباشند لاجرم آن کار فرمای عالم غفلت و اجر کننده آن قانون جامع جهان و برکات است
 که رحمت محض و رافت مجسم باشند این خفتگان عالم غفلت را بکار بارانی که در عالم خواب غفلت
 سوزده باشند مذکور و معافی داشته نبری و نفیسم و موعظه سینه بیدار کرده بجانب راه بر است
 هدایت فرماید از اینجا است که آن نازل کننده قانون عظم در اصل فطرت آن اجر کننده و کار
 چنان رافت و رحمت شسته است که میفرماید اقد جاءکم رسول من انفسکم علیکم
 ما عنکم سر صر علیکم و ما عنکم سر فکم حکمت که بهین امر ما موبویم باشد گمان
 و ما اثر سلنا لکم الاثره لکم العلم انی زیر که بدون رافت و رحمت و لیسیت رجوع و گردید که
 خلاق محبت و رافت نمیشد که میفرماید و لو کنت فضا غلیظ القلب لفضضوا
 من حوالکم فاعف عنهم و استغفر لهم پس این کمال مرتبه بر عایت و عذر فریر که
 ازین غافلان عالم غفلت توان دید که گناه بسبب غفلت من میکنند و حکم استغفار براس
 گناهان من مجیب خود میفرماید که میفرماید و استغفر لهم و برای بند و موعظه غفلت و نصیحت
 حکم موعظه حسن و حکمت نبری و ولا ما میکند که مجیب خود حکم میفرماید ادر علی سبیل
 سر را است که و لکم عطفه الحسنه و انیکه عالم و تمام دنیا را بخش ملتون و
 موعظه سرشته اند و با اینهمه معایب بی ثبات و فانی هم بوده است و همه خاصه با آن
 کبریا و پیشیاران و عطا و حکمای الهی هزاران معایب و مجرای این و نیامی فانی و قوت و قوت

گرفته اند تا اینکه خود خالق عالم تسلیع عز و جل و لم یولعب میفرماید و اموال و دنیا را به لطف غفنه
میفرماید و با همه عیوب نمایان همه خواب خیال چنان که مذکور شد و حبیب او نیز صلی الله
علیه و سلم تمام دنیا را ملعون و جفیه میفرماید پس چنانچه این تمام دنیا همان حکیم مطلق است
چنان حکیم چرا چنین معایب پیدا فرمود که خود بخوب این بلفظ لیس و لعب و غفنه بیان میفرماید
و با همه عیوب صریح فانی و بی ثبات هم بوده است که خواب و خیال و غفلت محض است پس
درین چه حکمت و چه نکته و چه سر الی است از هر چه حکیم مطلق چنین شی عیب محض بود و اگر
یعنی چه که فعل چنان حکیم خالی از حکمت نباید بود و باری درین چه حکمت بوده است لاجرم
الکون توان دانست که سر این نکته پس باریک و لطیف و پس بلند و راز است و درین
عجایب مختصر بشرح این متوجه شدن از اصل مطلب که مراد از بیان اسرار غفلت است
و در اقبال است اکثر در بیان معنی دنیا تمایزات متفرقه و اوقات مختلفه بقدر مساعدت وقت
از خامه این سینه نامه بر آورده اند بقدر ضرورت مقامات در کتاب تلمیذ الایمان و تلمیذ
و مفتاح الرزق و اسرار حکمت بشرح و بسط تمام ازین خامه بر آورده اند که البته در
و فهمیدنی است بگردون اینجا هم سخن بر نیجا کشید لاجرم حکیم ما کما یک لایزال و کما
بر بیان این نکته لطیف و کفایت و در چون خلی از لطیف نمود لاجرم بصورت موزون
به رسم خط که بخاطر ریخت از نا طقه خامه و از خامه نامه سینه ده می آید تا بجا نقطه نزو کمتر
باشد البته دیدنی و فهمیدنی است **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَصَلِّ وَ مَا هُوَ بِالْعَزِيزِ**
بیان وجهی مختصر بودن دنیا و حکمت الهی که درین بیشتر است
و آنی که خالق همه دنیا بود حکیم فعل چنین حکیم نه خالی از حکمت است پس آنچه حکمت است که دنیا را
سج و بلا و غفنه و آشوب است خود حبیب این بولعب میفرماید ملعون جفیه قول خواب است

از نگاه نه شمر محض چو ساختن گیم آفرین چنانکه چه حکمت چنانچه است
 با این که اگر نگذاری قیامت است با همچو عیبها تو چرا میکنی قبول با همچو شمر محض چرا این محبت است
 این سخن آدم و همدانای آدم است در سخن جن بلا و صیبت چه است چون بختان بگویم خبر چون است
 بر سخن دل نهادن و سخن گفتن است زان بی ثبات شد که اگر از حقش از بی ثباتی تیر گذارای که غیر است
 چندی مسامت هم اگر میکنی زهر عجب غرور و صیبت که بر خود است آدم چه طاعت شد که بر او را که
 پایا جل بجزر تا ندیده حسرت است این نیز کسر است که در عین ندکی اکثر با و زنده جان و محبت است
 در نقشش محض و حال بودنش هر لحظه خوف سترده و از این غایت است زین جمله نیز قطع نظر خویش را
 هر یک بفرگشتن تو در عداوت است هر کس قرینت بر عداوت تو بر دست دعا بگویم و رایت است
 در بودن نبودن و در کمال خالی هیچ حال نه این رفاعت است چون بین بلا و غایت است
 لیکن بکلیتی که نامش شفاعت است زان میث که اگر گذار تو نگو گذار و زنه جواب که تو را راجح است
 یکشاع مستر تبدیل برنت زهر کلوئی چنانچه است از تو را گذار شد چنانچه است
 این گشتیت بحقیقت نصیحت است ای و عجب خود عیب پیش کشی با نای ظمیر که گذاری غرمت است
 چون این همه معایب دنیا عفت لا و نظا و صراحت طاهر و با هر یک معایب
 و تجربه هر فرد بشری حال است پس غایت و درایح چنین شمر محض مانده است همان معایب و زان
 و حدیث پراست تا اینکه بلفظ منفعت و رضوان همین دنیا را تعبیر منیر باید که معنی
 و رفو آنکه آمده است و نیز در مقام عطای تمام نعمای دنیوی حکم گرفتن و نیز نقشش
 سلیمان علیه السلام بلفظ عطا و منت پذیریا آمده است که لهذا عطا و نفا ما من
 اما فی غیر ما فی غیر همین نعمتهای دنیوی را بلفظ فضل خود تعبیر منیر باید که خدا
 و کسانیکه ترک لذات و زینت های دنیا گرفته اند و در مقام ضایع است

قُلْ أَتَسْتَعِينُونَ إِلَّا تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ لَهُ الْمُلْكُ الْأَعْلَى وَالطَّقَاتُ مِنْ رَبِّ الرُّزْقِ
 علی بن ابی طالب و صلی الله علیه و سلم همین دنیا را ضریح آخرت فرموده است که دنیا را مرقوم
 پس صورت جمع بین القولین متناقضین چه تواند بود و لا جرم سر این نکته باید شنید که لفظ دنیا
 بقاعده نحوی بدو معنی آمده است یکی دنیا از دماوت مشتق است که دنیای دلی عبارتست از
 صیغه مذکر اسم تفضیل این آدنی آمده است یعنی دلی ترین ادنی بقابل اعلی است و صیغه
 مؤنث اسم تفضیل دنیایی است بالف مقصوده اکلا این بغیث و بالف دراز کشیده هم
 در رسم خط کلام آمده است پس معانی بین دنیا دلی عملا و تطلعا و صراحتا در قرآن و
 حدیث ظاهر و باهر است که اندکی از ان بالا و از نظم و شعر مرقوم شد و صیغ تحریف ظاهر نمایان
 و هر کس را بقدر حال خودش تجربه و معاینه درآمده که محتاج بیان نبوده است و صم
 دنیا از دو تشتیق است و تشتیقی نزدیک کننده است یعنی نزدیک کننده بخدا این اسم
 صیغه اسم تفضیل لفظ آدنی آمده است که میفرماید فَمَا كَانَ قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى
 و هم این را صیغه تانیث اسم تفضیل دنیایی آمده است الای رسم خط اینهم بالف و دراز کشیده
 بصورت دنیا را تواند بود پس این دنیای و نو که نزدیک کننده بخداست محض بین است
 آن همه صفات دنیا که در قرآن و حدیث است منسوب به بین دنیای و نو است و آنچه از
 معایب دنیا در قرآن و حدیث وارد است منسوب بدنیای دلی است که از دماوت مشتق است
 چنانکه یا که نشئت اکنون نکته دیگر بالا تر از همه باید شنید که همین عالم ظاهر و باطن
 که در حدیث و تفسیر میفرمایند که کُنْ أَكْثَرُ خَيْرًا فَإِنَّ خَيْرَ مَا خَلَقَ اللَّهُ
 پس جابز چنین تشبیه عجیب جسم بی ثبات فانی خوار فخیال غفلت محض نسبت کنز خفیه
 چنانچه زنا تواند بود و اما درین وجه سر است زیرا که نشان کنز خفیه چنان است که خسر و

جمیع وجوده بیکوثر باشد تکلیف کان کذا باری از خلقت این جیفه شمعش آن کفر مخفی بجا و بگونه
 ظاهر شد که فساد و آتش و تمام عالم کونی فساد و ظاهر و باهر است که ظاهر الفساد فی الدنیا و البیرون
 بما کسبت اید الناس عبارت از این است پس چنین فساد ظاهر آن کفر مخفی بجا ظاهر شده پس
 پرسیدی ای پویشنده جوابت بگویم گزاینده اکنون بگوشتن ل توان شنید که این عالم غفلت که
 همه شر نبودی آن کفر مخفی که همه خیر است هرگز ظاهر نشد مگر آن کفر مخفی که سبب شر و فساد
 این عالم کونی فساد است اینجا که این نکته باریک تر شد شرح این متن را که فرود تر شد و استماع
 و تکی بر کسی غریز ریاب و همه گوش باش این آن را راست که ملایک هم در نفس این جویان و
 استکشاف این صبر آن مانند و از جناب باری تعالی غرض همه پرسیدند و خبرانی اعلم نشنیدند که
 لا علم لنا گفتند که آخر کار این را از حکمت الهی از خلقت این عالم غفلت خود بخود ظاهر شد مگر در آن
 که هرگاه شیت از روی بخلقت آدم علیه السلام اقتضا فرمود و فرشتگان خطاب شد که خلیفه در
 زمین پیدا میکنم تا قال غفر له ذکالک را بآیت المملکه الی حیاه فی الارض خلیفه
 فرشتگان بالاتفاق گفتند که باید خواهی کرد بر روی زمین همچو ساز که فساد و خونی زیاده زمین
 بر پا کنند تا قال غفر له الی حیاه فی الارض خلیفه فیها و یسفد الدماء و الخبیثات
 یخجلون و نقل قول طبعی ماهیه ملایک تسبیح و تحمید و تقدیس تو میکنیم و بنی آدم
 فسق و فجور و فسادات و خونی زیاده خواهند کرد و کما هو ظاهر و حق که ملایک را از انزال معصوم
 و بری از گناه شسته اند لا یعصون الله ما امرهم یفعلون فایض و صفت حال
 آنهاست بخلاف این نوع بشر که همه گناه مجرم مرکب بخدا و در عالم غفلت متبایا تکلیف بجا
 که کلام الاکثر فساد که بخی بیان حال اوست پس ملایک را بخواه قبل آنها از سر این کینه
 این ارشاد شد که در پیکار دن این خلقت انسانی که سر اسرار بیهیصیت و طغیان است

چه حکمت و چه نصیحت نیروانی است بلکه همین قدر محجل ارشاد شد که انی اعلم ما که تعلمون
یعنی امید داریم آنچه شما نمیدانید و آخر کار خود طاهر که آنچه معاصی و طغیان و فغانها و خونریزیها
و فسادات از نوع بشر بر زمین واقع شدند و بشویند محتاج بیان نبوده است که ظاهر است
فی البرهان که کسب ایلی و النکاح عبارت ازین است آخر کار آنچه در سنگان
روز اول میگفتند بچنان طاهر شد که خود او و تعالی سبحانه شکایات طغیان و معاصی نبی دم
میسفر بایکباران الاشیاء از لغی و خسر و انزال الاشیاء بلیطین مفهوم سرنگندگی علم معادوم
و گفته فرشتگان درست برآمد و طهره بر زمین اینک چنان ملائک محصورم بکینا با نرا اسرار
همچو گاه مجسم حکم فرمود و چه حکم که شاد و ملائک را با بزرگ عذر و انکار جز بجام راند که مردود و
ایگر دید پس سر این نکته باریک که از پیدا کردن این خلقت عالم بچنان و دروغها سید آنچه درین
کنج مخفی است البته فهمیدنی و دانستی است که سر اسرار نبوده است بعد ازین فایده عظیم که
درین خلقت صریح مستتر است انشاء الله بقدر سعادت وقت و وقت خامه نامه خواهد شد
آدم بریدان جان سخن بجانمن گوش جان بجانمن و سپس بیان این کنج مخفی محکم است
که عمدترین از صفات ذات که با غرر اسم جوت نه شان تو ابی و غفار نیست که تو بند و یقین و
گناه خشنیدن عبارت ازین است هرگاه همه ملائک قطعاً معصوم از گناه پیدا کرده شدند باز
این عالم و آدم را باین شهر و دروغها سید و خلقت و گناه مرکب بچنان و نسیان اگر پیدا نمیشد
تا ظهور شان تو ابی و غفاری که مراد از کنج مخفی همین است چگونه صورت می بست پس
کنج مخفی همین شان غفاری و تو ابی است که ظهور آن موقوف بر پیدایش چنین عالم خلقت
باید شهر و دروغها سید است از مولا با منبری علیه الرحمة و وجود من همه از ظهور تو برسان
هفما عظم تا کوهی که آکن لوی چنان بگشت عصبانم حدیثش بر کار تو

اینقدر بجز رحمت است و هیچ که چون برگشته پرا سید است به ازینجا است که
 گفته شد در بعضی از بی اظهار شان غفاری و برای بزرگوار خفیه بشمار باشد به هر قدر
 که گناهان من زیاد تر اند به ظهور مغفرتش هم زیاد تر باشد چه بگناه شد اظهار مغفرت
 شود و چه ضرورتی که سوزی توبه هم نظر باشد و اگر نه توبه کم مغفرت نمائند و خلعت هم
 به قصه و شسته باشد همین نه مغفرتش بلکه شان توبه بی در ترک توبه با خفا تا توبه را بشمارد
 چه طاعت عالی و خلعت حاصل به بنابر سوغتن من ضرورت تر باشد که کسیکه بگناهان و توبه پیدا
 که گناه میکند از توبه بخیر باشد چنان کسی چه بدو رخ رود بجای خود است و سوا ای نامرغ
 که با مغفرت باشد پس ای خلیف نکر دی که اگر گناه توبه به بجاست جای تو که اکتش تقر باشد
 چون این مضمون و رحمت در بای مغفرت بطی تمام بخوابد و عنان شبدری علم در مجموع و احاطه
 خود نماید لا جرم در کتاب تلمیذ الایمان طیار الاسلام در مرقعه قضا و قدر و اسرار حکمت بقدر
 مقامات و ابعاد و روح الارواح از صفت این کشف شرح داده شد اینجا هم که همین بانی و مقام
 البته بقدر ضرورت تمام محل نباید گذاشت که سوگنا کشف ترکت که مخفی مفهوم مغفرتی افکار
 نیز در ضمن این گفته و فهمیده است که ملایک مخصوص از گناه را برای سجد و چنگ که چشم
 حکم فرمودن چه حکمت دارد و این ترکت باریک که ملایک را هم ازین خبر نکرده اند البته فهمیده
 و بدیل داشته و یاد گرفته اند است ازینجا است که بصورت موزون بر خاطر نمیند با بجا فطرت
 باشد قطعه در بیان ترکت که مخفی و مفهوم معنی انی اعلم ما که تعالی است
 چه مغفرت به عبادت و ذکر و طاعت خویش از خلق ما همه بودی خدای را مقصود
 فرشته سیرت و بی عیب بی شکم بی نفس نفوس قدسیه معصوم خلق صیغره و
 بی نفوس که آماره است خود با سوزی و اگر تسلط ابلیس هم بران افزود

چون نفس داده و محکوم نفس هم کرده است
چگونه نفس بشیر بگفته تواند زیست
خودش برای گنه خالق گرو گندم را
خود آفرین قاضای غرضش در دل
نه منع کرد خوردن ز قرب منع نمود
نمود نفس مستطاع در لیس مسنوعات
ازین صریح عیان شد که نوع انسان را
و گرنه بهر عبادت ملک چه کم بود و ندر
چه حکمت است درین حکم مطلق را
بدین شرور چرا داد بر ملک تر جسد
که خود شایسته نشدند و هم نقل شد
خودش بشان ملائک گفت که لا یعصون
چو فعلشان بهر کار می شود و آن بود تمام
پس اینچنین همه شر را بر اینچنین همه خیر

امور خیر محکوم نفس شد مستطاع
نخوانده توبه قرآن حکایت داد و
خودش بنای گنه در بهشت نعلق نمود
که رغبتش زد که نعمت بهشت افزا نمود
اشارتی است ز انقضایا بر این موجود
چه اهتمام ز بهر گناه مانده و
صریح بهر گنه خالق کرد رب و دود
نفس قدسیه هر وقت در قیام نمود
که این قدس بر پی عصیانم اهتمام نمود
چرا ملائکه بر دوزخ جسد سر بسجود
ز این آفتاب علم آخر گوید و بود
بود و بود گنه از فرشتگان مغفود
جز امتثال او امر نسیرسد بود و
چرا چنین شرف آمد که حکم سجده نمود

جواب

بجاسوال نمودی جواب هم بشنو
بر آنکه فعل حکیم است عین حکمت محض
که چون فرشته گنه نکرد و من هم
تمام رحمت و غفران و شان تو بلی

بجاست شبه که بزخای تو یافت و در
بهر هم و معصیت حکمت بود و بود
صفیات مغفرت و غفران و همان می بود
که هست مکره ترین صفات الهی بود

چون گناه نمیکردم او چه می بخشود و اگر سوای شما خلقت آدمی بود	چه کار آدمی آخر کجا شدی هر حرف رسول گفت شما اگر گناه نمیکردید
بدین صفت صفت عفو جلوه میفرمود به بین حصین صاف واضح و شهود	که او گناه نمودی و می شری عفو ز نزدی و نسائی و مسلم و احمد
و اگر صریح ز لافتن نیکی اشارت نمود بود صریح بقصد آن و هم خبر موجود	بیک مقام که خطا کجاء الله و اگر چنین متواتر نبوی قطع

قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ يَخْطُئُوا
لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُونَ لَمْ يَسْتَغْفِرُوا مِنْ ذُنُوبِهِمْ لَوْ لَمْ يَخْطُئُوا
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ يَنْبُؤْا لَذَهَبَ اللَّهُ بَكُمْ وَجَاءَ بِقَوْمٍ
يَنْبُؤُونَ قَيْسْتَغْفِرُونَ فِي غَفْرٍ لَوْ لَمْ يَسْتَغْفِرُوا لَمْ يَسْتَغْفِرُوا لَمْ يَسْتَغْفِرُوا
که نصوح قطعیم بم بعد از مغفرت متواتر نیست و من عمل سقاً او یطلم نفسه
ثم یستغفر الله یحیی الله غفوراً رحیم

شدیم بوعده رب غفوریم موعود برای مغفرتیم کردیم چنان معهود	نوشت است مذنب مرا بر وز الهنت چنان که بهر گناه خالق کرده است
بغفرت شرط تو شد و طهم بود مغفود بروی تو نکند باب توبه را مسدود	بشرط توبه مگر در مغفرت معهود بشرط توبه که بهر گناه خالق کرده است
چه جای عجز در آن بحر عفو رحمت وجود تبرک توبه مگر هیچ عذر تو نشود	بهر بار چو توبه کنی و هم شکنی ترا از توبه بهر بار عجز نخواهد بود
مگر براس گناه توبه هم ضرر و نمود	بعد از نفس ترا داشت در گناه مغفود چو به گناه ترا چاره از گناه نبود

<p>چو حفظ خود و تنه و تنه از تو بارے برای مغفرت و توبه و اثنی و منصوص صد اسے عام چو خود بیکای داد برای حیلہ فقط توبہ از تو در کار است درین خصوص کہ در باب توبہ قطعہ در بوزن و قافیہ ہم چون برابر است باین</p>	<p>هنوز بر تو در توبه هم نشد سدد و چه و عده با ست لقرآن و هم خبر موجود عکس العموم بود ظل حجتش مسدود که با بهانه سپی مغفرت تواند بود تخمیر گفت باید بگوشتش دل شنبو ازین بدان که ز جانی دیگر تواند بود</p>
<p>تمام نعمت جنت مباح و هر حاصل نه از خلیفه حق ضبط شد گفت آنما مباح کمتر و هم دسترس بر آن کمتر علاوه نفس بود خود حریص مصنوعات و اما آبیری نفسی چو گفت یوسف بدین وجه کہ حفظ از گنه محال بود چو در گناه بارش پدر شدی مجبور گنه جو کرد پدر من بگناه گناه نیز توبه هم اگر خلف الصدق بوده از دست نمایند نام پدر و گنه کنی بدنام بکن عمل چو پدر کرد در اثنی خواهی اگر فروخت گنبدت هم پشت را پدرت</p>	<p>فقط منافعت از بهر کل گنم بود که منہیات مہیا و بیشتر موجود معین نفس همانست دشمن سرود که آمدیم نسل بہین پدر بود و چہ چاک بندہ نفس از چنین پدر بود سوائی توبہ چہ اصلاح این تواند بود توبہ نیز طریق پدر توان چہ و بگفته و ز سر صدق توبہ ہم نمود بیار توبہ و میراث او بگیر سزا و تبرک توبہ شوے پدر و عذر خود کہ بودہ بہم الی از حق خود نمود بحکم تاب عین خیر ہم نمود</p>

فندی دادگوایی بعد ز نیایش
مرا چه عسدر که دانسته میکنم عصیان
شد این نوح معاقب به لیس من احاط
مگر نه از پس آن همین پدر بودند
بهین بآن سپهر او که در تدارک آن
همان بهشت که آن را پدر گنبدم داد
دم سوال چو انگشتی دهد بنماز
پس ای عزیز اگر حجت است نام پدر
عجب که جرم پدر چیه گناه تو شد
اگر باین خلف الصدق صادق در پی
و گر همین بنفاق است حب خطا هر تو

و لکن حیل الله عزوجل
بدون توبه به انباش کی شوم محدود
من این گنه گنم و اهل او تو انجم بود
که خلد هم نگر فتند در مقام شهود
نخور گندم و از بان جو غذا فرمود
بجو خوریده و بازش بدگر ان بخشود
دهد بخشد برین بی سوال حکم درود
خود اینچنین سپهر است از همین پدر مقصود
به توبه ایش نه نظر شد نه اینچنین مولود
شدی توارث جنت منم ضمان بخلود
بآن فریق دیگر و السکون باید بود

آمد هم بر اصل سخن از اینجا توان دانست که آن که نمیخفتن همین شان توالی و غفاری و
تسلیست که ظهور آن موقوف بر گناه و توبه بوده است لهذا نفس شمر محض را که آماره است
پیدا فرمود تا رغیب گناه کند مگر فقط بحاره نفس را بمقابل روح که نفیست فی حق و حقیقت
چه مایه و چه طاعت بود که غالب آمده بچشم گناه نمیکشاید بارش از وسوسه بدین نبوده است
یوسف فی قصه الناس عبارت ازین است لاجرم یکی از اقویا و شواهد الهیه
را که اصلش از چن بود تقویت و معاونت نفس آماره با مور فرمود که ناخوشا پس است
بگویم و استغفر من استطعت یصوم و یصل و یتصدق و یتواضع و یتواکف و یتواکل و یتواشرب
حکم اخواد که تصویر نقش است او برین نفس آماره و راه حل او برین نفس خیانت که کسرا

خطا پوش غرض نبوتش تواند بود که قصد لغزش و در همین عالم ظاهر بطور اسفوح ملاحظه شود که فقط
آب اگر قصد و علم بشیر از علق فرو شد صوم نمی ماند و کفار و واجب می آید و بسو و نسیا
ولا علی اگر خوب شکم سیر خورد و آشامد صوم بدستور است **فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا** چه تقدم بخط
برای عذر پذیری مانگان مجسم قبل از وجود اعاصیان تقدیم پذیرفته که همه عالم را خوب
و عظمت پیدا کرد و نوح بشیر از سهو و نسیان ترکیب داد و بنای این عذر پذیر را از او
بهین سهو و نسیانست که بالا از کور شد **فَقَسَىٰ لَهُ الْفَتْیٰ** اما اینکه بهین عذر نسیان
فَتَابَ عَلَيْهِ عذر تو به حضرت ابوالبشر پذیرفته بهین معاصی سنت ابائی را برای انبای
تا طایع آفتاب از مغرب در توبه باز داشته علی الجموع بوعده کامو که دستورات موفقی فرمود
صد بار اگر توبه گشتی باز آید اما اینکه از غایت کمال جوش شان تو ابی و غفاری برای منفر
کیا نیز صوم هم حکم توبه و وعده مغفرت است و چه وعده که فقط بر عفو گناه انگذانیست بلکه
و تبدیل سیات حسنات را قایم میکنند پس بهتر و خوشتر ازین که مخفی چه نعمت تواند بود و
لفظ که مخفی چه قدر برین صفت تو ابی و غفاری زیبا تر است چنانکه آتش در سنگ مخفی است
که بدون تحریک چغاق توبه و ندامت این آتش مخفی بر نمی آید که لعل از سنگ خزان از زیر
بدون شکستن و کافتن بر نمی آید آتش که نشانه فقر و عذاب است از صدر معاصیان
بر می آید و این که مخفی که محض نور و رحمت و مغفرت است به آب اشک توبه و ندامت
قهر را نشانیده نور افشانیها میکند که سو آتوبه پذیر و عفو و مغفرت تبدیل به سیات را
بحسنات مزین نماید که سیف یابد **وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَ**
يَقُولُونَ الذِّمَّةُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْإِبْرَاحِي **وَلَا يَزِفُّونَ مِنْ بَعْضِ ذَلِكَ**
يَلْقَئَنَا يَصَافُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُجْلَدُ فِيهَا نَارًا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
 وَكَانَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَئِذٍ شَهِيدًا
 و بالاتر از نیمه کمال شان مغفرت و توبی ازین آیه کریمه توان یافت که باعث توبه و ایمان
 و ایام مغفرت و توبه و توبی نامی گنگار قائل حضرت حمزه علیه السلام نماد است
 صلوات الله علیه و آله و سلم بوده است که شان نزول این آیه کریمه چنین است که پیغمبر
 قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْرِفُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ لَا تُمْسِكُوا بِسَبَاطِ اللَّهِ
 اللَّهُ يَغْفِرُ الذَّنْبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
 توبه و ایمان درین عالم ظاهر چنان اثر قبول توبه ظاهر شد که پیغمبر شش روز مانده غفلت
 حضرت صدیق اکبر علیه السلام اول رضی الله عنه بوسیله کذاب را که بعد از حضرت صلوات الله علیه
 معاذ الله دعوی نبوت کرده بود بهمان حربه بجان گشت که حکایت او معروف و در کتب
 مذکور است پس این شمره یک توبه است که با جمیع گناه عظیم و چه گناه که قتل نفس نفس
 عظم هر یان رسول خدا صلوات الله علیه و آله و سلم چنین کافر عانت و البشریت اتمام قبول
 توبه این مقام رسانید و کیف که مومن مسلم همین که نیت امت گنا بآن گذشته منتهی بابت
 بر دلش غالب آید و اشک ندامت از چشمش فرو ریخت آن در پاکست که شمره که مراد از این
 شمره است خود بخود چش نیز رخا که بالا مذکور است از من تمام صلوات الله علیه و آله و سلم
 گناستان از عاقبت قدسی شاد میدید یا مکتبی تقدیر است که در حدیث
 قُلْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ ذُنُوبَكُمْ كَافِرِينَ
 و گشت زار زار که شمر از جزش آمرز گارد که مومن و لطف خداوند کار که شمره
 کرد است و او شمره فایده اینکه از مصلحت و حکمت ما غفلت و یک نفی و بشیر

عنه

بسم و نسیان بیان کرده شد که بر سهیل سخن ذکر فواید توبه و استغفار و ثمرات آن بجهت این
ترغیب تمام و تحسین عام بقدر ضرورت مقام و جلالی خامه سبک خرام با قافم بر سر گیر جان
سخن چنین است که همچو مضامین ترغیبات توبه و فواید و ثمرات توبه زیاده ازین دفتر و دفتر
بسوطله اخلاق و قرآن و حدیث به سبب تمام مذکور است مگر گفتن و نوشتن و از کتاب بسوطله
نقل و بیان کردن سهل است و کردن مشکل بر هر کس که اقتاده است میدانند که هرگاه این
نفس سرکش را از این نادانی و شورش جوانی که بادولت اقتدار و حکومت جمع باشد و
معاصی مخصوصا بتقصا نفس شهوانی جنبه نهنه طبعیت ثانی شده چنان گناه عظیم بر دل
شود و باز آنرا بطبع نیست و خوف و فرج و ترغیب توبه ترک و اودن با مکان این نفس شیرین
که در چنین حال و همچو ایام حال طایفه چنان میباشد که حالیه گفته شد باغ و بهار و هرگاه
و باره جامه که گویند شک چپ کنند و چنین تمامه علی نه که در وقت خود از تمامه که
در خزان رخت از چنین پرست و بلبل زار زار آید و معافم و ارا می ناصح که ایام بهار آید
و هم از همین جا بقاصدای وقت حسال است که اگر خزان آید شوم من نیز یاس و بخت
تو بخت بختن روا باشد با ایام بهار و هم از اینجا جواب ناصح وقت است که دل تو چون
دل من گریه جانی متلا باشد در این صورت بجز هر چه فرمائی روا باشد اینک حسال
و قال خود هست باری نفس شبر را علی قدر حال همین حال است که در ایام چرخ چنانکه اقتدا
در دل بهوس گناه و بر لب توبه و زمین توبه با صواب یا رب توبه به علی نه خود و ظاهرا
که در چنین وقت و حال که در ایام طایفه و جوانی بادولت و حکومت هر چه باشد خیال توبه و
سخن ناصح را چه مجال و گنجایش میباشد تا اینکه مرتبه از چند و نصایح گذشت توبه با قید و بند
و سبب و دست و پای خود رسیدن حتی که با پادشاه وقت و دستور عهد سهیل تن بر چنین کار مصروف

شدند که انگیس را بچشم و تدبیر از مقام شورش باز کردند چه میشود که سه غریب از کفر و عداوت
 پس در چنین حال کلمات نصایح و ترغیب تو به راجده تاثیر میابد که مرض از دوا می آفرید و اگر
 گاهی همین صحبت روح مجرب چنین مضمون بر نفس کار کرد که در همان حال حسابال سبز و سه
 از قضای جمله حاجت راحت آفراید کمال به در قضای حاجت اناره آفراید کمال به این است
 اندران حالت که باشد از جلال به ورنه اینجا قلت و خواری ضرر آنجا وبال به ملاحظه بود که
 چنین مضمون عالی چه قدر واقعی و بجای و تاثیر است مگر هرگاه که بروقت درود و همچو مضمون
 نزد امتی طبعیت غالب آمد و دل بجانب توبه بایل هم باشد فوراً نفس شیطان کا خود می کشد
 که اگر اینوقت توبه کردم که وقت نداشت و انابت است باز اگر نفس تیرگی این عادت دارد
 نیاقتم و خیال بر دل گذرانیدم که چرا توبه کردم و از توبه خود حشر کردم خود ظاهر که قطعاً توبه
 و حسرت بخاطر خطور کردن کار توبه شکنی میکند نکیت که هسته آهسته چنین اندیشه و حسرت
 قوت شد نفس شیطان که هر دم بکار خود است کا خود کرد تا آخر کار توبه شکنی رساید
 و گناه توبه شکنی بر اصل گناه که از آن توبه کرده ام غالب می نشیند لاجرم توبه نباید که در انابت
 بگناه عظیم توبه شکنی ز سر پس همچو خیالات که نفس شیطان از پیشتر کا خود میکند توبه شکنی
 نمیدهند و اگر رسید مضامین توبه شکنی با بر خاطر می آید که ابو خفوا الرحیم و تو ابست غافر الان
 و قائلان و کلام است صد بار اگر توبه شکنی باز آید پس همچو رسا و من شیده
 در زانیکه نفس طالب و تقاضا نفسانی غالب باشد که مضامین توبه و انابت را بر دل
 جا کردن سید چند خصوصاً در حالیکه با ایام جوانی و دولت و کامرانی هم جمع باشد زیرا که حضرت
 بدولت تنجایی و تهیدتی خود تعلیم پذیر میشوند که همچو امراض فسادات گندم سبب برشدن شک
 پیدا میشوند که عشق مجازی هم بدولت همین گندم می آید امراض پیری شکم است که صاحب حال

اسرار غفلت

سینه را بدیده عشق آن نبوک و در مردم بوده این فساد خوردن گندم بوده چنانکه در حق
 مجازی از خوردن گندم و پیری شکم تعارف است همچنان بقابل این عشق تصقیق از خوردن
 و ترک گندم و خلوص شکم بشرط صبر و تحمل پیدا میشود و گفته شده باعث عشق مجاز و حقیقه
 گندم است به یک ز خوردن یک ز غذا خوردن عیان در مردم است پس این خوردن ترک
 گندم با وجود وسایل بودن اگر چه مقدار کم باشد برایشان حقیقتی معتبر است اگر چه
 تیر و گندم است تا مستقیم نبوده است که عصمت بی بی جای نیست گفته شده برتر از قهر
 نبود است و ولایتی بدتر از قهر هیچ نباشد ولایتی که اگر است بنظر الفکر و فکری است
 ستروک اسد سیاهی و این ولایتی که کس کار نفس شیطان مخصوصا در عالم جوانی و شکم
 اینست که هر چو نه مضمون توبه و انابت را بر دل گذارد و دل نمیدهد نشان توبه
 که هیچ حسدات و عبادات و ریاضات و عبادات را بدون توبه با قبول نیست دل که
 خانه عبادت نیست تا اگر این خانه را آینه توبه و انابت شست و شو ظاهر کنند اگر عبادت
 بپای کار می کشد باید که اگر پیر می کشد و در اندیشه نیست و در صورت پیر نیست و در صورت
 نیست که همین غفرا و است نشان است و پیر می کشد و در اندیشه نیست و در صورت پیر نیست
 توبه و قهر و اگر روش و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر
 برادر و عبادت که توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر
 چنانکه ندان که شوی از عبادت بسیار و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر
 که شوی از عبادت بسیار و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر
 کرده است و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر
 عبادات و توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر و پیر توبه و قهر

۳۴۴

مروان نرگوسه مانع و دیگر زسا کان دین بالاتفاق اند که مولانا حکیم سنائی خراسانی در کتاب
گستان او هم میفرماید **بسیست مروی ز راه صدق یقین** به نقل از ساکان شیخ وین
که شیخ حضرت بلکان بود و در نهرن مرده و نور بود و او را ترک توبه نبندد و با بسید حیات پاره
و دوی ترک توبه از غفلت و تنهایی و صحت رحمت و امر سوم گناه کردن مرده که یکی روز
توبه خواهم کرد و پس چون مرتبه توبه باین درجه و موانع توبه و صواب و عالم جوانی چنان می تر
که باند که تصور و حسرت قلبی که چرا توبه نکردم بنا توبه باطل میشود که خوف موافقت و محاسبه
تصور قلبی نشانی تصور است که میفرماید **و ان تبدل فاما فی انفسکم او تنفی فی ملک**
و الله یغفر لمن یشاء و یهدی بصره یشاء و یلهی علی کثیر من الناس
پس چنان که نیست باز چه بدیه و چه چاره و چگونه مضمون توبه بر هر چه قلوب و چنان که نیست
نیالب تواند نشست از نجاست که کسی را همین ملاحظه آمدت در از بار و روح نفس ماند که کتاب
بسیار و بهین ملاحظه و محاکمه روح با نفس ترتیب یافت که نامش مرافقه قضا و عید است و کا
یجانی رسید الینکه آخر کار بدواری مرافقه حاصل حکم احکامین توبت رسید عقل هم بمطابق
پس با گردید و روح را هم بمطابق نفس بحال سخن تنگ شد و قریب تر شد که نفس اماره بر روح غالب
آید که عاقبت که ترا نید غیبی بنهاد **و الا کما امرت** که با بدواری نجاست و مضمون مغنی
حکیم **و الله یغفر لمن یشاء و یهدی بصره یشاء و یلهی علی کثیر من الناس**
یافته که لطف انبیه مضامین روحانی بملاحظه کتاب مذکور بدواری که یکند **قصص انسا**
علیه فلیزج الیه چون مضامین سالک محاسبه نفس و محاکمه نفس هم از همین
کتاب مرافقه قضا و قدر انضمام هر گرد طبع و آینه است خاکبکه از ملاحظه صاحبان که این مجموع
مضامین روحانی بوده اند معطل ننانده باشند البته دیدنی و رسیدنی و بخندنی و نال و سدا

بلکه دل دادنی است پس مضمون قطع غدر نفس مستعد و راضی شدن چنان نفس کشش
و انابت و فایم و تقیم بودنش بر اثر ارام توبه که تصور توبه کشی بر دل غالب نشود و بنا بر
بر دل باطل نکند بدون انما که در آمدن بهضامین آن کتاب ازین تحریر عجزا له
که مخصوص در بیان اسرار غفلت است بر دل کار نمیکند و در این نکته تا که فرقی بسیار بین غفلت
نیت علی و آتوب الیه و دنیا بر دل نمیکشاید بافتتاح این عقده اجم که از دست بر دل
گرفته بود کتابی جبرگانه از جامه این صید با صبر برآورده اند که طایفه الاسلام با تمام باطنی او متوجه این
صورت غفلت طهارت باطن و عاصی معنی آن که در جهان کتاب بر قوم مستعد و تقیم
تا خود بخود صورت انابت و ارام توبه بکرات آن دعا بر دل قوی شود و کار بر دل آسان شود
این شوقی در نیازات حالیه هم از دست اگر نظر بچشم خواننده شود غالبی اثر نیابد و بر دل کار کند
که در تمام نیازات نظر بر منی مقدم است نیازات حالیه نیست فافهم و در کمال حسرت حال همیشه نگار

این کتاب را که در بیان اسرار غفلت است بر دل کار نمیکند و در این نکته تا که فرقی بسیار بین غفلت نیت علی و آتوب الیه و دنیا بر دل نمیکشاید بافتتاح این عقده اجم که از دست بر دل گرفته بود کتابی جبرگانه از جامه این صید با صبر برآورده اند که طایفه الاسلام با تمام باطنی او متوجه این صورت غفلت طهارت باطن و عاصی معنی آن که در جهان کتاب بر قوم مستعد و تقیم تا خود بخود صورت انابت و ارام توبه بکرات آن دعا بر دل قوی شود و کار بر دل آسان شود این شوقی در نیازات حالیه هم از دست اگر نظر بچشم خواننده شود غالبی اثر نیابد و بر دل کار کند که در تمام نیازات نظر بر منی مقدم است نیازات حالیه نیست فافهم و در کمال حسرت حال همیشه نگار

آن گری که گفته در سب	سبقت خوشی علی اغب	سنگه شکر که نیم تنوی غفار
گر خوشی مرا بر روز شمار	چند خوب ز نشان غفار	گر نیست خدمت و شوا
که چه بنیمم از حریفش	باز یاد آورم معاصی خوش	در مقام سیکه غم حوال بود
زین ندانم که چاونه حال بود	عیش جنت و بلال خواهد بود	چند قدر انفسا ل خواهد بود
ای که در حال غم حال است	در بود عکس این چه احوال	بی عمل تکلیف بر کیم چه حال است
لا اله الا الله ازین ایما است	گر چه یاران بود موثر تر	دانه گفت نیست شمر و نام
هر چه عاقبت بود دنیا	گر نه کار هم چه بر تو در آنجا	لا جرم نیست تا که درین
که چوین جاشود که از این	آن کیم فارنا ندرین عالم	که چه صبر بود و در آن عالم
آه این که که اختیاری نیست	شدنش بر نفس و رازی نیست	ای که نفس برین نیست

همه جان و تن است در دست	گر چه بجز تو جا ندارد	لیک سیم بقول تو غفلت است
نگونی تا به بند گشت قبول	چه بر آید این ظلم و جور	میکنم هر چه آیدم از دست
از تو چشم انداختم	کن عطا چشم دیدن پشت	که نه فردا فرو شود پشت
فرض کردم که ذلت و خوار	همه پوشی بشان ستار	لیک دانم یقین که میدانی
چه کنم آه زین پشیمان	من که مجبورم و تو کی فحشا	پس ز دستم چنان بگیر گدا
کز دانت نخل شوم فسر دا	پیش تو منقل شوم فردا	این ندانست اگر گشتم امر و
بیکه فردا گشتم بحیرت و نور	پس ندانست که هست چنه	بهین جا بخش رب زین
کز انابت توبه رو آرم	آب از اشک خود بچو آرم	لین ندانست اگر دمی فردا
بچه کار آیدم تو خود فسر دا	چون مانند طاعت عصا	نه به تن مانند طاعت عصا
در چنین حال توبه و است	کز یجاد رست این عصمت	غضابت این غضب است
نگم توبه آه و آه و آه	باز اسید عفو هم گشاه	چه حقاقت بود معیا و آه
من که گشتم بری ای کاه	بر نیکی چگونه بردارم	ای که توفیق توبه هم از
بی تو آید زین چگونه دست	من ضعیف نفس خود و دست	ضعیف القاب است و طلب
من که مجبورم اختیار تر است	توفیق شد با تبار گواست	فعل هم از تو اجبر هم از تو
عفو هم از تو ز جسد هم از تو	عقل و توبه را بده توفیق	بنام بعد ازین ره تحقیق
خود عقل کن و دست بر آید	خود کن آن روز از خرافه	من سوالی که کردم از تو
این هم از تو قبول هم از تو	کنایه من لایک است	کنایه من لایک است

پس همچو ساجات اطلب توفیق توبه از تو اب الرحیم است و توبه بعلیا همین است
 و اراد که بدون توفیق او باراده و اختیار خود توبه در دست نمی آید بلاف لطف اتوب عظیم

که بار آورده و قصد از جانب حکام است شرح این سخن پس دراز است که کتابی جداگانه درین باب
 خاص از خاصه این سید نامه بر آورده اند که علیه السلام نام دارد و ذکرش بالا گذشت
 آنچه اینجا که سخن از بیان اسرار غفلت میرود که افتاد سخن بتوجه افتاد اینهم که امر مهم بود
 که شتونی نبود و لا جرم بقدر ضرورت تمام غفلت خامه کشیده ام اکنون که سخن بر سر خط است
 باید شنید که چون خوب دانسته شد که این عالم محض خواب است و صفت خواب چیست که خواب
 و حالت خواب خود را مرکب معاصی از قلیل زنا و سرقه و فسق و فجور و قبول نفس و درگاه باری
 کند بعد بیداری هیچ در شرح از او واخذه نبوده است و حدود و قصاص شرعی بر او لازم
 نمی آید بخلاف این اگر حیات و عبادات را مثل ادای نماز یا برکان دردت یا ادای حج و کعبه
 یا زیارات قببات عالمیات یا نبیارت رویای آنست و کانیات صلی الله علیه و سلم در عالم بیداری
 مشا هره کند تا نوبت و برکات و ثمرات و تعبیرات نیک آن بی شبهه بعد بیداری هیچ عالم
 حال بودن سکون است خصوصاً رویت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بالاتفاق است که در خواب
 زیارت فی البیت می بخشد که در خبرت من کتاب فی فی المنام که در این عالم است
 پس همین معامله و آن کار تمام حسنات و سیئات و عبادات که در دنیا غفلت و در دنیا
 واقع میشوند در عالم بیداری تصور توان کرد که در حیات و عده باری اجر و ثواب
 موهوب و مستوات منصوص و موعود اند و در سیئات عفو و انعام و در گداز و در عیادت و در
 چنانکه گمان عالم خواب را درین دنیا بعد بیداری در شرح مواخذه نبوده است پس
 در عالم بیداری همچو گمان این عالم غفلت را بعد از سهو و غفلت و نسیان که مواخذه
 و اکثر و گداز و انعام و عفو و غفران است که آنجا و عده و اینجا و عده است و غفران
 و عده و عفو خود معلوم است که قفای و عده با انقضای حکم و قفای است و در عیادت

اجتناب من ده چند موعود است که بجا آمدن آن است فضل و رحم و علم و رافت مخصوص است به
 همین لطیف و کریم است مراگتاسخ فرمود است به لاجرم چنانکه در اینجا کم شال آنچه بدید
 خوابهای مکرر و مضروب و متوجش و کباب سردان زمانه بعد قدر و خیرات و توبه و استغفار
 بتلافی خود است خواب تعبیر میکند می پندارند است که با چه کسی و معاصی بعد توبه از چنان
 رفیقین شمر کرده اند که ملائی تمام معاصی و کباب و سمیات اینها خواب میکنند که نمیشود
 و خیرات اصلاح خوابهای مکرر می نماید از اینجا است که فضایل و مشرب و نواب و توبه و استغفار
 اندکی از بسیار بالا بیان کرده شد و طرق آن آنچه بتفاتی غیبی باستان خود و در میان
 کتاب بزرگ اسلام گذر کش بالا گذشت از خامه گذشت که **الذین یصعبون الذنوب**
کثیر الذنوب که چون بنهاد و لفظ حبیب کمال محبتش با خدا کند غفلت نماید و سبب
 برای اظهارش و کار شد که ضرورت برای اظهار آن باشد زیرا که لذت طعام در گرسنگی
 و لطف آب سرد و شیرین تشنگی است لذت پدید آمدن اینها غفلت و نقص بشیر و طمان
 همچنین شر و فسادات که ظاهر است ضرر و زانی و نامرقد که شدت تقاضای جوی و عطش
 زیاده تر است لذت آب سرد و طعام لذت پذیریم زیاده تر است چون درین لذت و خوشی
 فسادات بسیار است که فساد کنیم عبارت ازین است پس اینها فسادات خدا که هرگز
 غلبه امر ضعیف جانی است بر اصلاح و علاج این هر گونه افویات از نباتات و حیوانات
 و معدنیات پیدا کرد و برای آنهمه امر حق روحانی که در اینجا خواب از شیرین و شیرین
 تولد میکنند فقط یک دوی کامل و خیر و منفرد که فرد واحد است کافی و دانی نموده اند
 توبه است اندکی از صفت توبه که بالا گذشت بکثرت اگر از تاثیر آنش که این وقت بدین اند
 شد نیز تشدید دارد که هر جا و دوار در صورت استحال تحصیل اثرش فایده آنست

بشود بخلاف این خبر و واحد که تاثیر این بر تمام امراض منکره روحانی و مقرر نفسانی و فسادات
 شیطانی قبل از استعمال بخور و قصد و اراده همین که نیت توبه و دل گذراند بگوید من از این
 دل نهادنی بلکه دل دادنی هست فایده یکی از تاثیرات توبه که فقط بر نیت و اراده توبه تر
 میشود و این است که حدیث صحیح از نجاشی و مسلم در کتاب حشرات الانوار اسلام الثبوت است
 که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نفری را دید که شخصی ابو سعید نامی و زنی را به یکی از انبیای صحیح
 بود و نو و نه کس را بگناه قتل کرده بگنایان خود مادم شده بار آورده توبه پیش عالم
 زمین رفت و بجانب راهب آن زمانه رهبری کرد آن قاتل پیش راهب رفته حال
 قتل نو و نه کس را نمود گفت که توبه من قبول است یا نه راهب گفت که قبول
 نتواند بود و آن خونی قاتل را تا ضبط نماید فوراً راهب را قتل نمود و بگفتی مع این راهب
 هر کس را بگناه کشت ای طمعه و غیره تمام سراسر می نباید گذشت در باب که این را در
 وقت با چه زهد و پیاپیت و تقوی و طهارت که راهب وقت بود و محض بپرستش بود
 که توبه را قبول نمی کرد و چون جرایم سنگین موجب انقصاص که حقوق و عباد و خون و انانی خود بود
 است و با او گروه بود و نور القتل و سید از شما بر نشان تو ابی و عثمانی توانست که در
 و عده شبه و تر و درون چنان تخریب دارد و حکایت که آن قاتل خونی پیش راهب توبه
 پرسید که با این همه جرایم امید توبه پذیر می بوده است یا نه گفت نعم یعنی بلای بوده است
 این در گمراهی بود که توبه میدی نیست و صد بار اگر توبه شکستی باز آید اما اینکه توبه می کردی
 را بجا نیامد که آنکه در عبادت خدا است غرق بود و در بنظر این که از جانب خانه آن راهب
 زنده است و چنان خانه خود در جوی گشتی که زمین مصیبت است پس بجز خونی بدین
 بار آورده توبه بجا نیامد بزرگانی این روایت شد که بمیان راه و توبه آن قاتل مجرم افسوس

[illegible]

این بیداری ان عالم بیداری و چشم بستن است و وجود خواب در عالم بیداری صورت
 نمی بندد و نیز که عالم بیداریست که گفته شد به خواب غفلت و باری بصر بر همه چیز
 چشم نمیدشود و آن زمان شود بیداری نمونه اش و چون دنیا بین که ما را نیکو از چشم ظاهر
 تمام دل و طبیعت و خواص جسم بجز کاین عالم ظاهر دخول و متعلق است و این که چشم
 ظاهر بیدار کرده بسیر باطن توجه شود می آن دیده یا بطن یکشاید که گفته اند به اسیر لذت تن
 مانده و در گذر تیر به چه عیشها است که در ملک جان مسا نیست به پس همچنان هرگاه که قطعاً
 این چشم ظاهر بر پرده موت بند شد آن چشم باطن بخت و بخت و گشاده شد و بواقعی از رخ غفلت
 بیدار شدی و در عالم بیداری و هو شیاری اید و حال خالی نیست با آتش حشر است که بر
 روح و دل کار میکند و در عبارت ازین است **نَاكِرُ اللّٰهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَخْلُقُ لَهٗ**
عَالَمًا كَذٰلِكَ يُخْرِجُ الْخَلْقَ لَعَلَّ هُمْ يَعْلَمُوْنَ این آتش است که از چشم دیدن کاری ندارد و کارش خاص است
 یا بقیه این راحت نیست است آن راحت و جدائی هم بر دل کار میکند که بیان نمی آید
لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاءُوْنَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيْهَا عَمَلٌ سَابِقٌ لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ این آتش
 است و مفهومش بکاینکه هر که در این عالم است و بر اینهم آنچه بزرگ کرده اند نفس بر این
 عظیم نداده اند و هنوز از دیده دل هم مخفی کرده اند که بنفیر باید **لَا تَعْلَمُ عَفْوَكَ**
اَشْخٰى لِمَنْ مِّنْ قُلُوْبِ اَعْيُنٍ پس این دو صورت بعد چشم بستن ازین عالم خواب عالم
 بیداری مسلم است و آنچه در صفت این عالم غفلت بالا مذکور شد که سخن دیر و زامه و زیاده
 نمی آید در عالم بیداری خلاف این است که هر خریات ازین عالم غفلت تا مشرب است
 این را انکی به بیان واضح بگویم **الْفَنِّ الْمَدْعَاوِ خَاطِرُ شَيْءٍ لَا جَرَمَ لِكَبُوْشٍ** و این باشد
 که آنچه از حال این عالم غفلت بالا مذکور شد بهر خود معلوم است که بیدار شدن از خواب است

درین عالم اجسام و نفس تن که چند روز گرفتار است بر صفتش و حکمتش که دفتر دفتر در کتب
 اخلاق عموماً و در تصانیف حجت الاسلام ابو حامد محمد غزالی علیاً الرحمة مثل زراذل الآخرة
 منهاج السالكین احیاء العلوم و کیمیای سعادت خصوصاً و افصح تر است محتاج بیان
 نبوده است و اینهم معلوم و عقیده همه ما است که روح را فنا نبوده است بعد ربانی
 ازین نفس تن بحیات جاودانی میرسد پس بتاثیر این عالم خواب حال روح نیست که هیچ
 از این عالم سابق یا دیر از او که قبل آمدن درین جسم خاک کیجا بود و چه حال و ثبوت و چگونه
 میکند را نید اینک مرتبه پس بلند و بالاتر است کسی را بسبب کمال غفلت از حال شکم و
 و ایام شیر خوارگی و صغر سن هم هیچ یاد و خبر نبوده است تا اینکه سخن دیر و زامر و زیاده
 و شغری که مخرج گفته ام خوب یاد دارم یا او را و دو طایف که هر روز و روز و لوکن بان میخوانم
 بعضی وقت چنان سهو میشود که هر چند به فکر و غور یا میگویم هرگز بیاد نمی آید و بیروت و دیگر
 خود بیاد می آید این صورت غفلت که بهر خط بر هر قدر و بیشتر درین عالم غفلت ثابت و تحقیق است
 محتاج شرح و بیان نبوده است و کسی را که اندکی هم از این عالم بیاد و یاد نیدند درین عالم
 مانند قبول سعدی که نه است از ازل همچنان شان بگویند به نظر یا و فالوایی درین
 که را درین نیرم ساغر دهند که داری میوشیش و در دهند و منتهای کمال
 اینست که اگر کسی فراموشی دیر و زده این عالم را یاد و مانند که شما همچو وعده و اقرار کرده بودند
 البته بیاد می تواند آمد مگر فراموشی و دیر و زده آن عالم را اگر یاد هم و مانند که دیر و زده
 عالم ارواح بر ذرات است با تو خیال و عده بپایان آمده بود هر چند بمقام عقیدت تسلیم
 تصدیق میکنند مگر بیاد هرگز نمی آید یا اینکه بمقام تصدیق و حسن عقیدت میگویند نه بیاد
 چه میگویند که عمارت همان کوی دلداریم و انحرای مزاج و شایخ و زخمت لا هومیم الخ اگر پیوسته

که صورت و نقشه آن کوی دلدار و آن تلخ درخت الاهوت اگر یاداری بیان کن که چگونه
 است تا از یاد خود هیچ نتواند گفت باری آنچه در کتب عقاید دیده و شنیده است بیان کن که
 نه از یاد خودش زیرا که اگر یادش بودی هوش گفتن این نظم سوزون و درستی در حق تافیه
 کجا بودی سخنانی که خبر شد خبرش باز نآمده پس اینکه حال بی عالم غفلت صریح ظاهر است
 بر هر کس میگذرد و هر کس میداند اکنون بمقابل این حال آن عالم بیدار می باشد بایستند که بجز
 بنشدن چشم حیات از پرده مرگ عالم بیدار نیست در آن عالم بیداری و هوشیاری
 یک یک حرکت و سکون و یک یک سخن و یک و بدو هر خریات خود و نوشتن این عالم خواب
 بتصحیح تمام یاد خواهد آمد چنانکه خوابهای این دنیا بعد بیدار شدن اکثری آدمی باشند که بیان
 میکنند و تعبیرت بچونید و کار نایک درین بیداری دنیا می کنند و در عالم خواب هرگز بیدار
 نمی مانند مثلاً کسی از عزیز و اقربا و دوست و آشنا را در دنیا بعد مرگش خواب ببیند بجز
 بیادش نمی آید که از مرگ آنکس سالها گذشته اند که خود گور و گفن کرده فاتحه بر او می بخواند
 اکنون چگونه زنده خوش و خرم سخن میکنند زیرا که اگر از حال مرگش در آن عالم رویا بیاید
 آدمی البته متعجب شدی و از حالش پرسیدی که ترا از دوست خود گور و گفن کرده ام اکنون
 چگونه زنده بدست تو رفته ام این که این خواب بیننده بیدار شد همه حکایت خواب که بگوید
 سخنانی که شنیده بود و تا می یابد است پس اینضمون نموده است ازین که مضامین
 عالم خواب در بیداری یاد می باشد که مضامین آن عالم بیداری درین عالم خواب که تا
 دنیا است چگونه یاد تو اندانند این نمودار صریح که موافق عقل است عقل کبریا می یابد
 اکنون تلافی نفس تو را می بهم باید شنید که او تعالی جلشانه در صحت عزیز خبر میدهد که این
 میوه ای بهشت خورده محفوظ شده با بکیر گیر خواهند گفت که این میوه مثل انار یا

خواب را که بیدار بوده است که در دنیا مثل این تصور و محاسبات و حساب که در دنیا
 منها من ثمرة نفاقا فالوا هذا الذي هم قنات من قبل یعنی این نیست
 هرگاه از خواب که بیدار شده است خواب است خواب و بیدار خواب است که در دنیا
 من ثمرة نفاقا یعنی این آن بیدار است که پیش ازین در دنیا میخوردیم پس اگر بیدار
 این دنیا در عالم بیداری یا بیدار شده باشد چنانچه در دنیا بیدار شده است و بیدار شده است
 از اینجا است که در عالم بیداری یک مقام خاص برای معرفت و شناسایی و گفتگو
 بیدار شدن است که نامش اعراف است و چنانچه در اعراف است که بیدار شدن است
 و شناسایی در مقام بیدار شدن که میفرماید و نادای اعراف عرفان است که بیدار شدن است
 و بیدار شدن یعنی بیدار شدن در مقام اعراف آن مردان که خواهند شناخت که بیدار
 بیدار شدن چنانچه در دنیا و بیدار شدن و نادای اعراف اعراف اعراف اعراف
 و بیدار شدن و نادای اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف
 شناسایی که در گفتگو میگوید که شناسایی که شناسایی که شناسایی که شناسایی که
 که بیدار شدن و نادای اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف اعراف
 خواب غفلت بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن
 و بیدار شدن که در عالم بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن
 یا الی فی حیات یعنی ای کاش که بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن
 بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن
 عبادات و حیات از غایت غفلت در عالم بیداری یکبار بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن
 و بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن بیدار شدن

دو رخ است و همین یاد آمدن ناگامیهای دنیا و محرومیتها از نعمت های دنیا بدین نور
و خوبیهایی همیشه بایستی بهشت فائده وصل بعد هجران لذت آتج طعام در گرسنگی و تشنگی
خواهم بخشید که ناشی بهشت است پس عمده ترین حکمت و معصیت الهی در غفلت های این
عالم خواب و نهوشیاریهای آن عالم بیداری صحیح تر نیست که لذت آتج طعام در گرسنگی
و تشنگی است چنانکه قدر وصل بعد هجران و قدر صحت بعد بیماری و قدر عافیت بعد صحت
است پس در گرسنگی و تشنگی در صورت نایابی می باشد که در صورت یاب بودن بیشتر
همین آب سرد و سرد ظاهر است و در حالت نایابی قدرش در گامها هر چنان بیشتر
و وصل معشوق در حالت استراحت و در وصل ظاهر که از صورت و قرب زن نفرت میشود
حتی که مجنون هم لیلی را بعد از مدت وصل پس از سه سال بعد کج طلاق داده بود
که در مدت وصل شب و روز سه ساله آنقدر سیری شده بود که نسبت به طلاقش سیرید
چون بعد طلاق نکاح لیلی با دیگری شد و مجنون از فراق و جدائی قطعی واقع شد باز به
عشق سابق بسید نایابی با چنان جوش زد که کار بدیوانگی و بادیگری کشید این همه
بادیجهائی او و مجنون او چنانکه معروف است بعد طلاق لیلی واقع شده است که آنرا که
بکمال سعی و کوشش بایستی یحیی بن فرزند خلف حضرت صدیق اکبر رضی الله عنهما کمال
تفقدات و حسن تدابیر حضرت امام حسن علیه السلام از شوهر نائی طلاق یافته بار دیگر
بنکاح مجنون درآمد هر چند این روایت صحیح خلاف تنویات متعارفه است مگر صحیح
همین است که یکی از شعرای متأخرین که تخلص ناصر است از تاریخ نقیضه و غیره نقل
بنظر صحت روایت با وجود بودن تنویات کثیره از استادان سابق توشن نقل
کرده است و وجه نیودن این روایت صحیح در تنویات استادان چنان می نماید

که در آن شویات نظر بر بیان شورش های عشق بوده است نه اظهار ریا پرستی و انی خیال که
 شوی زلیخای جامی که آنچه از عجائب قدرت های الهی صورت ملاقات پدر و سجد کرده
 و مصاحبه و عفو و استغفار بر برادران و شناسائی همه دیگر بمیان برادران و اتهام درو
 به برادر حقیقی بابت سپاسه کین زرین که تبصریح و تفصیل تمام در سوره یوسف واضح است
 هیچ ازین سنن امین در زلیخای جامی منظوم نبوده است بخلاف این حکایات
 شورش و بهیچاریهای زلیخا که در کلام الله نبوده است بجهت بیافیه نشاء و فقر
 بوده است که محتاج بیان نیست از اینجا است که حال همه شویات عاشقانه و شاعرانه
 لیلی و مجنون هم برین نمط توان دانست که عاشقان و شیاعران را به تحقیقات چه
 بر آواز و لایبستی کننده آدم بر جمل سخن احاصل که بدون در و بجان قدر
 و جمل نبوده است کسی قیمت بندرستی ساخت که که بچند بیچاره در تپ گذشت
 پس بهر نعمت و دولت این دنیای فانی که زوالش در پی است بسبب کثرت و
 اندک استیلا و غرضی و قدرت و لذتش در دل نمی ماند که بمنزله حادث میشود و کیفیت که
 نعمتها و لذت های عالم جاودانی که هرگز بیم زوال ندارد پس در بهشت کثرت و فرا
 بهر نعمت که تصور کرده آید ظاهر و باطن نیز یقینی پس اگر از ان سیری و تسکین نشد
 اینهم مرض و کمال مصیبت و بلا است که چون مرض جمیع البقر و استسقا با هر طبع
 سیر نشدن آنها می مصیبت و آزار است و نشان بهشت است که در و بیچگونه بلای
 و آزاری نباشد که گفته اند بهشت آنجا که آزاری نباشد کسی را با کسی کاری نشد
 لاجرم سیری و تسکین از ان نعمت با هر نمط ضرورت باشد که از لوازم بهشت است و در صورت
 سیری آن لذت و قدر آب و طعام که در گرسنگی و تشنگی است و لذت و جمل

بعد حیران گما که عادت و سیر می است که از غیر عادت و را و ویات و سمیات و مسکرات
 بر طبایع عادت پذیر تاثیر باقی نمی ماند که دوایم از کثرت و مداومت غذا میشود و فایده
 و دو اکثر می بخشند و کفایت کان کذا پس از اینجا فواید فراموشی و غفلتهای انی عالم غفلت که
 هیچ از ان عالم بیداری یاد نمی آید و هم فواید بیداریهای آن عالم بیداری که یک یک
 از حالات و معاملات و جزئیات این عالم بیا و خواهد آمد بیدار دل توان دید و بخندید
 آری در ان عالم بیداری که یک یک از مصائب و تکالیف و گرسنگی و تشنگی و تهیستی و تنگنا
 و صعوبات و درم حیران و بیاریها و هر گونه مصائب و الالم این دار الحزن و البلیات کلمات
 و با هر اندو هیچ فرد بشر در هیچ حال بقدر حال خودش از ان خالی نبوده است هر دم
 و یک یک بیدار دل پیش نظر خواهد بود و خصوصاً هنگام ویرین هر گونه نعمای حاصله
 بیا و خواهد آمد که این همان نعمت با است که در دنیا بحسرت آن می مردم و دنیا فیه پس
 این یاد آمدن لامحال فایده لذت و صل بعد حیران و آب و طعام و ریح و عطش و غیره
 که صیغره بیدار کلوا و اشربوا هینکما ما اسلفتم فی ایام النکالیه یعنی بخورید
 تا شناسید چو شگوارا بفرجه بعوض آن نعمت بومی دنیا که نیافته بودید و در ایام حالیه دنیا بحسرت
 گذرانید و بیداریت العز و در دنیا و این یاد آمدن هر نعمت دنیا از ان ای که ریمه ثابت است
 که بالامر قوم است یعنی قالوا هذا الذی کفرنا کما قبله الم همچنان بقیام این بلا حظه
 و سرگشته که اگر شمه هم از لذتهای آن عالم در ولع و دنیا عالم غفلت بیا و آید کی باعث بزم
 دنیا و بال جان شود و هرگز بر هیچ چیز از نعمت بومی دنیا دل نه نشیند و این همه کار و بار عالم
 غفلت بر هم خیزد و کسانی را که اندکی بیا آمده است بپشتی حال ترک و تجرد آنها بخاموش
 که است از انزل همچنان شان بگوش و بفریاد و حال و بلی و زخوش و مرتبه یا و انعام

پس همین قدر بیداری را که در دنیا غفلت با اختیار و امکان بیشتر می‌گردد است شریعت نام است
و برای همین انتخاب و اجرای احکام شریعت یک لکن است و چهار انبیا و دنیا و دنیا طلبانند
و علمای زبون فی العلم را استقامتی نیست برینم اگر بقدر امکان و اختیار خود بیدار نشویم
و انقدر در دنیا غفلت بهوش باشیم که بدون توبه ازین جهان روییم ما در عالم بیداری
تعبیرات همچو خوابهای خطرناک خود ظاهر است لا ابرم در دنیا و خیانت نیست بایدیم کرد که
خوابهای درست و نیک دیده در عالم از تعبیرات نیک بهره مند شویم چنانکه در دنیا و دنیا
اگر خوابهای نیک می‌بینیم از برکات و ثمرات و تعبیرات آن در همین عالم بیداری بهره مند
میشویم چنانکه بالا تبصریح تمام مذکور شد پس در دنیا غفلت این بیداری ظاهر را که شریعت
نام است همین احکام شریعت را از عبادات و اعمال اگر حکم شارع درست بجا آورده و اسدانه
خداست که باطنش را نیت ظاهر و بیدار کند که **وَالَّذِينَ جَاهِدُوا فِينَا لَنَكُنَّ مَعَهُمْ قَبْلًا**
میفرماید که باری طهارت ظاهر و باطنش نیز حق کند ظاهر و پس طهارت ظاهر از شریعت
نام است طریقت از غسل وضو و استنجاء و غیره که در کتب فقه و رسائل مختصره نظم و شعر در
و فارسی متعارفست محتاج بیان نبوده است شریعت بمنبر که لفظ و عبارت است و باطنش
را طریقت نام است صورت طهارت و غسل باطن از توبه و استغفار و تقوی و پرستش است
که اندکی از قوای توبه و استغفار بالا نگیرد و در طریق و دعا غسل باطن که هرگز خیال توبه شکنی
بخاطر نه آید و بنیای توبه را باطل نکند در کتاب طهر الاسلام نشان داده شد و باطن طریقت
را حقیقت نام است و باطن حقیقت را که حقیقت تحقیق است معرفت نام است که شرح
این پس درازانندی در کتاب مشاهده حق که از خمیه طهر الاسلام است از حاشیه این
برآورده اند پس شریعت بمنبر که لفظ و طریقت بمنبر که معنی و حقیقت بمنبر که دعا و معرفت بمنبر که

فصل آمد است تمام شریعت یقینی است و مقام طریقت علم الیقین و مقام حقیقت یقین
و مقام معرفت حق الیقین است که عقل و علم را در اینجا با نیست که گفته اند این عجب است
که در پیش آمده است به عقل مغلس علم در ویش آمده است به زیر که عقل انسانی پر
خطاست به آنچه در عقلت آید آن خداست به چنانکه کار افتاده شیراز گفته که اگر مرکب
عقل را بپوشانند به غنائش بگوید و تحقیق که نیست به پیش شریعت عالم با سوت است که یقین
در کار و طریقت عالم با سوت است در اینجا کار با علم یقین است و حقیقت مقام چهارم است که مرتبه
عین الیقین است و معرفت عالم الاهوت است که عین عین الیقین مقام عشق و محبت است که
کار افتاده شیراز اشاره بهین تمام کرده است از اینجا بال محبت پیری به و فرقی بسیار
عشق و محبت در آن است که اندکی بقدر مساعدت و قوت و اما در روح الارواح از خاصه
این سینه نامه در کتاب تلخیص الاسلام بر آورده اند شرح این پس در اول است این که مختصر
به بیان آن بر نمی آید از مرتبه و ماهیت و مقام عقل عشق و در کتاب سینه نامه
عشق است و نیز نشان مرتبه محبت که از مقام عشق بالاتر است در کتاب و تلخیص محبت از رو
آیات قرآنی باطن تمام ازین جامه بر آورده اند فیه نظر است پس بدانکه آیه نبای کاظم
در اینجا اجمال هر دو شریعت ظاهر است و نیز بهین کار به نفس شریعت مأمور است و هرگز معاف و مغف
نبوده است مگر عذرات شرعی که قضا و کفاره آن برده ان کنتم صریحا او علی سوره فیه
صراحتا که حکایت اعذرنا بنیاد و سکت است یا و مرعین هم بقدر احوالهم قبول است و زیاده از حد
طاقت تکلیف نبوده است که سینه نامه بگوید علی سوره فیه و کلامی است که در شرح است
و لا علی المهر که پیش هرگاه که دین نبای شریعت موافق کتاب و سنت و دست نشاند
با کار انسان تا بهین جا است و بهین مأمور و مخلوق است و بهین انبیا و کتب سماوی است

احکام شریعت نازل اند چون در مقام شریعت قایم و متقل شده مرتبه ایمان را که مراد
 از کز ویدگی و محبت است تکمیل رسانید بقایات بالا تر که حقیقت و محبت است برسانید
 کار است که منبر بیدار آن **الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنَجْعَلَنَّ لَهُمُ الْمُحْسَنَ مِنْ**
وَدَّاعًا از اینجا است که سه صرح در شعر کار افتاده شیر از بدین مظهر خرم کرده شده است **وَصَلَّى**
 محبت او نیست به تا که خود جزیه از انسان نیست آدمی را مجال و قایم نیست به این
 سعادت و نیرو باز نیست به تا نه بخشد خدای بخشنده پس کار انسان بقدر اختیار و قیادت
 شریعت است تا امکان خود دوست از طلب نکشت حاصل شدن مطلوب با اختیار مطلوب
 است که هر چه با چسپا پندیده شده خون دل در ره طلب خوردن به که از راه اسیر
 افسردن دل نیاید و بدین ره آزدون به که نشاید بدوست ره برون به شرط یا نیست
 و طلب مردن پس شال دیگر در مقام شریعت نیست که هر گاه در طعام هر گونه مصداق
 و تمکون روغن و نمک و غیره حسب دستور درست است کار طبایح تا همین جا نیست همین است
 نام است و به صورت وستی این کار طبایح وستی و اقیه هم بقینی است این ذایقه را اقیه
 و حقیقت نام است در اینجا نکته یا یک کار افتادگان چنان یافته اند که بهین طعام را اگر بگویند
 به مصداق طبایح به بیدلی نیست تصرف و تغلب بخت بهرگز ذایقه این بان نمیرسد که
 زن منکوحه خانه بکمال محبت و رآب و تمک از دست خود می پذیرد این نکته امتحان سیده
 را که خواهد بجای خود امتحان کرده گیر و پس کار ظاهر شریعت همین کار ظاهر است
 و کار باطن شریعت کار دل است که امش محبت است پس عبادت محبت و کار است
 نه بطور عبادت آبابی و رسم بدی که گفته شده این طاعت من که عبادت آبابی است
 رسم بدی بود عبادت نبوده اگر از طبع بهشت طاعت کردم این خود عبادت است

طاعت نبود و خوف سبب بود طاعت راه جبری حرکت بود ارادت نبود
 زمین خوف طمع اگر بود در نیست که گویند و بود ولی محبت نبود و خوف حجاب و
 طمع و پندار است به البته بجز کمال خلقت نبود و آن خوف و طمع که خوانده در قرآن
 اینست مراد از محبت نبود و از اینجا است که میفرماید و اذ خوفه و طوعه عبادان
 سرجه الله قریب میراث محبت این پس این آتش عشق و محبت را در پرده شریعت پنهان
 کردند از ضروریات این عالم غفلت است و اگر درین پرده شریعت ضبط کردن میخواست
 تا مثل منصور شمس تبریز از احکام شریعت مروج العلم شده ازین عالم غفلت بدست
 یا بدست او بریزد تا زبانه شریعت تاویب یافت که حکایات آنها معروف اند پس اگر
 هر فردی بشیر همین هوشیاری باطن نکند یا نشد یا همه کارخانه این عالم غفلت بر سر خود
 از اینجا است که هوشیاران و انما هم بر عایت حفظ این عالم غفلت درین پرده شریعت
 دیده و دانسته فافلان به غافل بسر برده اند و قول فیصل در مقام از مضمون این
 هنوز و آن توان فهمید که گفته شد قطعه در بیان طریق بسر بردن درین عالم غفلت

تصاویر کن نقطه بر شمع که دنیا و دین ای	که اهل اینجه بلایه عبارت از همین باشد
و اگر چیزی دیگر خواهی بسپار و عینا و دیگر	که اینجا عشق در کار است عاقل و خنجر باشد
جنان هم یک مکان باشد برود و بقیه	بود اهل خدا عاقل که مشتاق کلین باشد
اگر چه عقل و حکم شرع ساقط می شود از او	که عقل شرع ظاهر بین و عیش و در بین
یقین عالم یقین عین یقین شد اتمالی	تعام عشق زمین برتر بود حق یقین باشد
چو عاشق گم در و شد بر که شایع حکم فرماید	خنجر یا هو و یا من هون آن باشد ز این
بود در شمع تیر کلفت تا باشد خودی باقی	خود بر حون درو که شرحه کلفت در دنیا

و لیکن در حجاب شرع اینجا پروه می باید
 در حد شرع که بیرون قدم نرود و امیلمین است
 نمیدانی که برتر گشت از مقصود او آذنی
 که عشق از دل تعلق دارد و ظاهر او باید
 بظاهر شرع می باید که بر ظاهر او بگوش
 وقوع فعل در ظاهر در اینجا شرط نماند
 حقیقت سر او باشد و گمان او و حب
 چو فانی گشت و تخلص رفت مرفوع اظهار
 غرض دانسته می باید چو نادان اسیر بر
 که باشد که بر محسوس فی هذا آغشی
 چنین باوان که شاید فرط طاعت و خجالت
 زایل آنجه بکام همین نادان بود مقصود
 ظمیر این عالم غفلت بظاهر غفلت و خواب

این ره بس خطرناکست و شیطان درین
 مغرور اینجا فریب نفس نزدیک می بیند
 در اینجا خود همین مسلوک او شرع دین باشد
 که تقدیم بر محبوب رب العالمین باشد
 بیاطین و حقیقت باش سالک خنجرین باشد
 و آن شفق ای کاسب که به الله نذرین باشد
 برای ستر او این پروه شرع متین باشد
 پس از فانی چو باقی ماند و شرع عبودیت
 نه آن نادان که باطن هم غفلت هم بیند
 چو شد فی هذا آغشی بجهت بقدر
 که اعمی از دیدار اله الف المین باشد
 نه آن حق معاذ الله که از پیشوایان
 بظاهر غافل و متشیار باطن نذرین باشد

پس اکنون توان دانسته که صفت و کیفیت و حکمت و مصلحت این عالم خواب
 و طریق ماند و بود و بسیر کردن درین عالم غفلت همین نمط در اتباع شریعت است
 است و آنکه تشیل نسبت طعام بالا فر قوم است که هرگاه همه مصالح آب و نمک
 و آتش درست یافت بدستی و ایقه اسیر است و اگر همه مصالح آب و نمک درست
 باشد یا کم زیاده شود یا احتراق شد یا خام ماند همه و ایقه ناقص شد هرگاه ذایقه درست
 نشد تا همه محنت و درستی مصالحه آب و نمک را یگان است بلکه معرض خطر و آیه بر حسب

[illegible]

و تَحِيَّةٌ مِّنْهُ لَكُمْ فِي مَوَاقِدِ طَائِفَتِكُمْ كَمَا تَكُونُ مَحَبَّتُكُمْ لَكُمْ فِي مَوَاقِدِ طَائِفَتِكُمْ
 اسرار المحبت و اسرار الحكمت و اسرار العشق بسطه تمام یافته این بحال که مختصر است
 بر نمی نماید آخر کار سفر جهان چنان بر دل کشتاوند که و نور محبت را عشق نام نهاده است
 بلکه عشق و محبت با هم متضاد و متناقض اند صفت محبت و گراست و شایسته عشق و اگر که
 عکس آنست این را خلعت گویند کمال عقل و شریعت با محبت شریک است و از عشق
 از اول منزل جداست پس فرق میان عشق و محبت از همین جای پدید است هرگاه عشق
 آداب احکام شریعت را از غلبه نماند و محبت عین اتباع شریعت است و شریعت عین
 عقل است پس اگر محبت و گراست تبعیت شریعت ضرور است که منیر بر دل افکند
 فَاتَّبِعُوا اللَّهَ فَاتَّبِعُوا نَبِيَّكُمْ عَلَّاسُ ط پس از همین جا توان دانست
 که عشق با محبت در حالت واحد میسر می شود که جمع ضدین محال است و شرح این پس
 در آنست که بعد از امداد روح الارواح در کتاب طهیر الاسلام صورت فرق میان عشق و محبت
 واضح تر ظاهر شده است مَن آمَرَ بِالْإِطَاعَةِ فَلَيْسَ بِمُشْرِكٍ وَ لَيْسَ بِكَافِرٍ وَ لَيْسَ بِفَاسِقٍ وَ لَيْسَ بِفَاسِقٍ
 راقیه خانه مومن و خست کافر گفته اند که در خبر آمده است الدُّنْيَا مَجْرُومٌ فِي مَحَبَّتِ اللَّهِ
 و جنت الکافرین در شکست این نکته باریک متداول در گردانند و کار بسیار
 نرسید یعنی مومن اگر چه فاسق و گنهگار باشد مگر بمقابل کفر القبه ایمان را شرف بسیار
 باز چربا با همه شرف ایمان اتحقاق سخن در عالم بهرسانید و کافر با همه کفر و شرک اگر چه
 حسانت و خیرات و صدقات بجهل آورده باشد بر دولت ایمان چگونه ترجیح تواند یافت
 که با همه کفر و شرک دنیا بر ای او خست تقدیر وید و مومن را با همه ایمان و اسلام سخن بهرسانید
 نسیم گردید که در عاقبت هم از مواضات اخروی اطمینان حصول جنت بود و توفیق شایسته

لا یزیم چنان می بایست که مومن را در هر دو جهان برین و دنیا برین شرف و کرامت
باشند کافران بسبب شرک و کفر در هر دو جهان بنده خانه و سخن باشند تا آخر کار و در هر دو
جهان در آرزوی هر قوتی آن محب صادق علیه السلام مفهوم معنی این خبر صادق چنان
است که در هر دو عالم بر ظاهر و باطن و در هر دو عالم در میان و احوال قلبی
و در میان سخن حدیث شریف **الدنیا میانی** یعنی میان دنیا و آخرت است

تو فریاد اندر نفس مع من بنیاست	ولی کافورین چون من	بر هر دو جهان ناسخ می
بهر کافران جنت نمیست	که مرغ اندر قفس زلبه قید است	یعنی شکل از آدمی است
ازین اکثر صائب بر میان است	بها اکثر کافران راحت ازین است	ولی یک نکته دیگر برین است
که راحت و قفس هم مونس آن است	کسی که در قفس پروردی	بر و تیار و اجتناب که عمل است
خود و خوش و دنیا بملج هر	همی میکند به چیز بی خود است	بهم و به کارش مالک است
بگر هر گونه حفظ از شر احد است	منید و مصالحت کارانچ باشد	رویت کند و نوید زیست
هر او را در قفس هم راحت وین است	چون شد از او خود راحت متنا	گرچه شکله ناله است و دانا
بر است هم در دنیا هم در آخرت	خلاف آنکه در صحر است از آن	غم دنیا و فکر دانه است
پر و بالش بظاه هر گونه است	و بالش را لیک هر دم بدین است	بپنج و کشتن و صید و شکار
نه کس مانع نه پر و اگر پروا	اگر لگت خدا هم گفت او را	نه در دنیا خطری خوف نمی است
نظیرش قافیا و هم خود عیان است	که هر کافر بیک صید می	این قشای که در صحر است
چون شد پر و پروا از اوست	چو آن کافر که ایمان ارد	بینه حال او چون مرغ خوانا
چو گوید که تو حید از صدق	بشارت قید ایمان من او را	پس اینجا از کی خبر است
که فرق قیدی و آزاد پس است	بشرط آن که در حال رختی	چو آن مرغیکه هم ناله خوانا

و اگر با عکس باشد عکس بهار	نور و نور بنگر گزین برود و پادشاهی	ایستد بنگر گزین هر کس که اندر
مقتدر زین شرط و چون نیاست	و اگر بیرون ز قید بندگی شد	شکار فاقه چون من سر به سر
مقتدر فکار ایمان می طبع است	که در هر دو جهان کار تو بالا	ای عزیز چون سخن بدینا کشید

الکون صورت و انفسه تصدیق و بیداری اینها علم حکمت تیر بیداره دل ویدانی است که سخن غافل
 بسیار مکرر دل سخن پذیرد و کار نا نایبایان غافلان عالم خواب که بیدار حکمتش و مصداقش نیست
 آنچه غفلان نم نام ناقص خود می بینیم بران انکار و اعتراف می کنیم که پراختنین شجاعان آنکه نشسته
 و میشو و خوابد بر شد همه فعل و حکمت آن حکیم طاق چون حکمت و فصاحت است که نا نایبایان
 غافل تصور کنیم خود نمی بینیم و از نا فهمیها است که می بینیم پس صورت و قبحی اینست که بصورت
 موزون ادا میشود و قطعه قطعه می شود و بیرون صراط مستقیم در بیان فصاحت و حکمتهاست
 حکیم طاق که درین غفلت بیداره نا نایبایان غافل در نمی آید

حکیم غافل و کامل فهم و کار شناس	بنا شود مکانات و قصر و باغ و بهار
ز شنیده آینه گلدسته با و تصویر است	بهر کجا که مناسب نمود و بود و بکار
و از بگیند و آلات شنیده نگران	و فرش و کرسی و سند مرتب و تیار
حباب شنیده بجائی و شمع در آن جائی	بجای خود همه گلدسته های مادره کار
بهر طریق که او سلی نمود و خوشن	تمام خانه تیار است از در و دیوار
در آن مکان چو در آمد کدام نا بینا	نصیر شنیده و گلدسته را و دم رقا
چو خورد و پاش بخیری و پاش پاش شاد	بگفت این چه بودی محل بر آه گذار
چه بنیاسب و بی موقع است این نوس	که راه رفتن در دم شد است زلف شاد
چو باز خیز قدم پیش رفت و خور و شکست	نمود و باز جهان رعیت را من بهار

<p> تمام شکوه بجا بصالح عشق هر بار که حکمتش چو نفهم بران گنم انکار که کار صانع مطلق آینه شود و بیکار که هست کار جهان کار سازگار گذار تمام محفلتش دان و غیرتی بردار بدون علتی غالی نباشد آن زینهار غضب که صفت اورا گمان بر هم بیکار لبان کور کن اعتراف می هوشیار تمام مصداق و خیر حکمت است بدان خلقت نقوشی ازین معنی است خود بخار صریح تر بود از شیر نفس منی اشعار مگر کنی بد و صورت ز رحمت طیار کز آن سرور و مسرت مرا شود بسیار خورم بر غیبت خاطر ز بسکه هست گوار بجز و کره حکم عیان بسته آثار مگر حکیم خوراند شکر و اجسار طبیب را چه ضرر گر نمی خور و بیار کمال رحمت نیست اینکه سبکی اجبار دوا می تلخ بلا و مصیبت و آزار </p>	<p> غرض بیکم نظری خویش کم نظر دار و آینه است بدینگونه حال نامرد و کجاست چشم که بیند بریده اوراق چو حکمتش تو ندانی همین بدان بار همین عقیده خود دارد و اعتراض کن چو هر آنچه که از دست خویش میاریم پس آنگاه نیست چنان صانع حکیم و عاقلیم مباحث مورد تن کان نهد آینه غرض که فعل تو هست آنچه ای حکیم خویش بلی نفس من البته قبر و طلب بود و اما آینه که در پیش من است هیچ حال کس از رحمت تو خالی نیست یکجاست تمنا و خواهش دل من چو آن علاج که مطبوع طبع من باشد یکجاست عادت خود خلاف خواهش من چو آن دوا که بود تلخ و ناگوار بدل بجزگر خوراند بر نفس من ضرر است زهر کردن تو هست بجز نقصانم دوا می خوش تره را نام کرده ام رحمت </p>
--	--

چونیک دنگرم هر دو رحمت است دوا
 و دای تلخ بود بلکه نافع از شیرین
 پس آنچه نام بلا کرده ام جویند دواست
 و ز آنچه نام بر جسته بود و لذید دواست
 ز خیر آن خبری داد و گش هوشت
 ز هر چه هست در آن آرزوی نفس تیر
 خلاف نفس نیست آنچه محض رحمت است
 ولی چه مصاحت آن بقسم من نماید
 که طفل را چه معلوم در بیات که حکم
 و اگر کنی تا بهین چه بر تو باد پیش
 اگر چه جوهر علم کمال مرحت است
 ولی چه طفل نفی بجای شوم شاد است
 بگرید و بجهان طفل تابستن شعور
 شود و به طفل تنبیه چه عقل و پیش آرد
 بخواب و غفلت و بازی بسر برم چه بگر
 بجز نغاین و حسرت چه بشود انغم کرد
 غضب که رحمت محض تر از غضب انغم
 هوای نفس نیست آنچه رحمتش د انغم
 تمام عمر بر می برم درین غلط

ولی چه نفی ندامت گشتم ز تلخ انکار
 که آن ز رای طبیب این خواهش بار
 که نفس را بود انکار و نفی آن بسیار
 که خطا نفس بود و یکسان صاحب اضرا
 ز شر این بختی است شفا
 بنجیر و شر بود آن شتبه با خسر کار
 سوای مصاحت غیر نیست آن زنا
 بلا و قدر نغم نام و جسم شوم ببار
 چه حسب خواهش نفس است ساز و بار
 چه نفی آن شناسد از آن بگیرد بار
 تمام خواهش نفس سبت مایه اضرا
 نه از سناغ خود اگی بود نه مضار
 در آن زمان بشناسد که چه شافع و خا
 بمنم که یاد هم آخر نمی شوم همیشه
 چه چشم بند شود آن زمان شوم ببار
 در آن زمان که رحمت نمیکشاید کار
 بجای شکر کنم شکوه تو لیل و نهار
 بجای گریه نیامم مسرت بسیار
 چه بود که منتهی شوم بر ز شمار

